SUN.31.May.2026
VOLUME:22 NO:128
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ نانڈیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور نانڈیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 31/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 128
13/ذی الحجہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

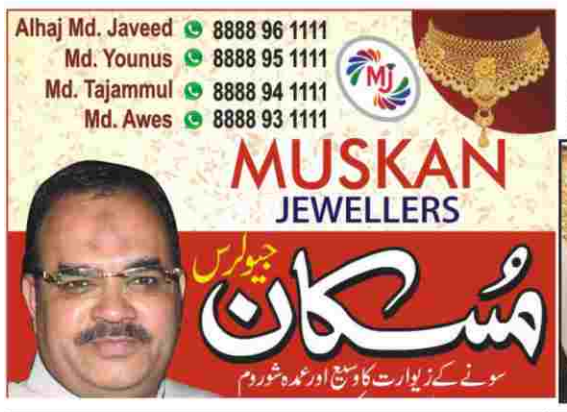

تکنیکی خامی کے سبب 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان میں ہوئی تاخیر

این ٹی اے کو مانگنی پڑی معافی

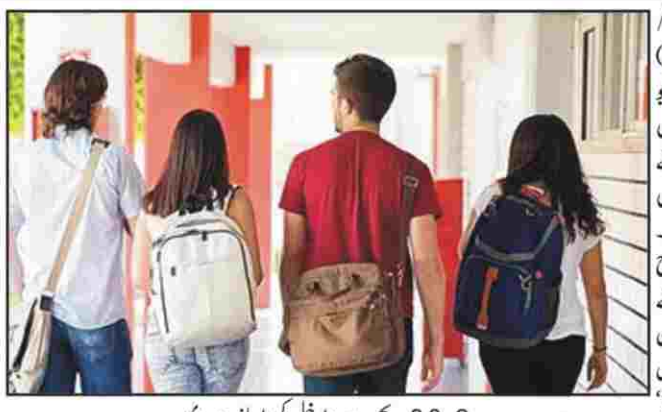

نئی دہلی: 30/مئی (ایجنسیز) 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان میں تکنیکی خامی نے طلبا کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ 30 مئی یعنی آج منعقد ہونے والے 'کامن یونیورسٹی انٹرنس ٹیسٹ 2026' کے دوران بعض امتحان مراکز میں تکنیکی خرابی پیش آئی، جس کی وجہ سے امتحان تاخیر سے شروع ہوا۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے اس تعلق سے بتایا کہ اس کے امتحان شراکت دار ٹی سی ایس نے اس تکنیکی مسئلے کی اطلاع دی تھی۔ ایجنسی کے مطابق اب اس خرابی کو دور کر لیا گیا ہے اور امیدواروں کو مکمل اضافی وقت دیا جائے گا تاکہ کسی بھی طالب علم کو نقصان نہ پہنچے۔ این ٹی اے کے مطابق دوپہر کے سیشن میں امتحان دینے والے امیدواروں کو دوپہر 2.30 بجے سے داخلے کی اجازت دی جائے گی، جبکہ امتحان پہلے سے مقررہ وقت 3 بجے کے بجائے شام 4 بجے شروع ہوگا۔ این ٹی اے نے مزید کہا کہ صبح کے سیشن میں امتحان دینے والے طلبا کو بھی امتحان کے لیے پورا وقت دیا جا رہا ہے اور انہیں مکمل پرچہ حل کرنے کے بعد ہی امتحان مرکز سے باہر جانے کی اجازت دی جائے گی۔ این ٹی اے نے تکنیکی خامی کے سبب طلبا اور ان کے سرپرستوں کو ہوئی پریشانی کے لیے معافی بھی مانگی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سی یو ای ٹی-یو جی کی پہلی شفٹ کے دوران مختلف ریاستوں کے بعض امتحان مراکز میں تکنیکی خرابی کے باعث مبینہ طور پر 2 گھنٹے سے زیادہ کی تاخیر ہوئی۔ امتحان صبح 9 بجے شروع ہونا تھا، لیکن یہ مقررہ وقت کے بعد شروع ہوا۔ اس دوران امتحان مراکز کے باہر انتظار کرنے والے طلبا کے والدین اور سرپرستوں نے سوشل میڈیا پر اپنی شکایات بھی شیئر کیں۔ اس سال 'سی یو ای ٹی-یو جی' امتحان 11 مئی 2026 سے شروع ہوا تھا اور 31 مئی تک جاری رہنا تھا، لیکن 28 مئی کو عیدالاضحیٰ (بقرعید) کے باعث امتحان کا شیڈول آگے بڑھا دیا گیا۔ اب امتحانات 31 مئی، 6 جون اور 7 جون کو بھی منعقد ہوں گے۔ این ٹی اے کے مطابق اس سال سی یو ای ٹی-یو جی امتحان کے لیے مجموعی طور پر 15,68,866 امیدواروں نے رجسٹریشن کرایا ہے۔

ڈی۔کے۔شیوکمار کرناٹک کے نئے وزیر اعلیٰ ہوں گے

بنگلورو: 30/مئی (ایجنسیز) بنگلورو میں منعقدہ کانگریس قانون ساز پارٹی کے میٹنگ میں ڈی کے شیوکمار کو متفقہ طور پر کانگریس قانون ساز پارٹی کا نیا لیڈر منتخب کر لیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی کرناٹک میں نئی حکومت کی تشکیل کا عمل بھی تیز ہو گیا ہے۔ اجلاس میں کانگریس کے تمام اہم اراکین اسمبلی اور پارٹی لیڈران موجود تھے۔ طویل عرصہ سے جاری سیاسی مشاورت کے بعد بالآخر پارٹی نے ڈی کے شیوکمار کے نام پر مہر لگا دی۔ قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب ہونے کے بعد اب شیوکمار کے وزیر اعلیٰ بننے کا راستہ بھی ہموار ہو گیا ہے۔ ڈی کے شیوکمار کے اس عہدے پر انتخاب کو کرناٹک کی سیاست میں ایک نئے باب کا آغاز قرار دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ عہدہ کے مضبوط دعویدار سمجھے جانے والے شیوکمار اب ریاست کی قیادت سنبھالنے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے اجلاس کے بعد بتایا کہ کانگریس ہائی کمان نے قانون ساز پارٹی کے لیڈر کے لیے ڈی کے شیوکمار کے نام کی سفارش کی تھی۔ اس کے بعد سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے میٹنگ میں ڈی کے شیوکمار کے نام کی تجویز پیش کی، جس کی تائید کانگریس کے سینئر لیڈر ڈاکٹر جی پرمیشور نے کی۔ اجلاس میں موجود تمام اراکین اسمبلی نے اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ کسی بھی رکن نے اس کی مخالفت نہیں کی، جس کے بعد ڈی کے شیوکمار کو کانگریس قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ اس بارے میں کے سی وینوگوپال نے کہا کہ انہیں یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ کانگریس قانون ساز پارٹی نے متفقہ طور پر ڈی کے شیوکمار کو اپنا لیڈر منتخب کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ فیصلہ پارٹی ہائی کمان کی سفارش اور تمام اراکین اسمبلی کی رضامندی سے کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ڈی کے شیوکمار طویل عرصہ سے کرناٹک کانگریس کے اہم لیڈران میں شمار ہوتے ہیں اور انہوں نے پارٹی کو مضبوط بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اب قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب ہونے کے بعد ان کے وزیر اعلیٰ بننے کے امکانات کافی مضبوط سمجھے جا رہے ہیں۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی کرناٹک میں قیادت کی تبدیلی کا عمل آگے بڑھ گیا ہے۔ کانگریس پارٹی کا کہنا ہے کہ نئی حکومت ریاست کی ترقی، انتظامی امور اور عوامی مسائل کے حل کے لیے جلد ہی اپنی ذمہ داریاں سنبھالے گی۔

دہلی-این سی آر میں برسے بادل

دھول بھری آندھی اور تیز بارش سے درخت ٹوٹے

دہلی: (ایجنسیز) دہلی-این سی آر میں سہ پہر گرد آلود آندھی کے ساتھ تیز بارش نے ماحول کو انتہائی خوشگوار بنا دیا ہے۔ سیاہ بادلوں نے پورے علاقے کو اپنی زد میں لے لیا ہے اور جھوم جھوم کر برستا دکھائی دے رہا ہے۔ محکمۂ موسمیات نے آج اور کل دونوں دن بارش اور طوفان کا الرٹ جاری کیا ہوا ہے، اور آندھی و بارش کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی ہے۔ موسم کے کروٹ بدلنے کے بعد اب شدت آمیز گرمی سے مزید راحت ملنے کی امید ہے۔ حالانکہ بارش کے بعد کئی علاقوں میں ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی ہے اور کئی مقامات پر درخت ٹوٹ کر گرنے کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق دہلی-این سی آر میں کئی دنوں سے جاری شدید گرمی کے درمیان ہفتہ کی دوپہر کے بعد موسم نے اچانک کروٹ لی اور کچھ ہی دیر میں آندھی کے ساتھ بارش شروع ہو گئی۔ دہلی میں تیز آندھی اور بارش کے دوران کئی علاقوں میں درخت ٹوٹ کر گر گئے۔ آئی ٹی او چوراہے سے دین دیال اپادھیائے مارگ تک ایک بڑا درخت جڑ سے اکھڑ کر ایک کار پر جا گرا۔ خوش قسمتی سے کار ڈرائیور محفوظ رہا، تاہم گاڑی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بارش کے باعث دہلی کے کئی علاقوں میں پانی جمع ہونے کی صورت حال بھی پیدا ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک جام جیسے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ بارش سے درجۂ حرارت میں نمایاں کمی آنے کی توقع ہے۔ گزشتہ 3 دنوں کے دوران درجۂ حرارت میں 9 ڈگری سیلسیس کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ جمعرات سے شروع ہونے والا بارش کا سلسلہ اتوار تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے دہلی-این سی آر شدید گرمی کی زد میں تھا۔ کئی علاقوں میں درجۂ حرارت 45 ڈگری سیلسیس سے بھی تجاوز کر گیا تھا۔ اب بارش کے بعد لوگوں کو گرمی سے کافی حد تک راحت ملی ہے۔ آج دہلی میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 36 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے، جبکہ کم سے کم درجۂ حرارت 25 ڈگری سیلسیس تک گر سکتا ہے۔ اتوار کو بھی دہلی-این سی آر میں بارش اور طوفان کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ آئندہ 3 گھنٹوں کے دوران بھی نوئیڈا میں گرج چمک کے ساتھ تیز آندھی اور بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

'بی جے پی نے ثابت کر دیا کہ وہ نفرت کی سیاست کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی'، ابھشیک پر حملہ کے بعد اکھلیش کا تلخ تبصرہ

لکھنو: مغربی بنگال کے سونار پور میں ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی پر حملہ کیے جانے کی خبر نے ایک بار پھر اپوزیشن کو بی جے پی حکومت پر حملہ کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد کے متاثرین سے ملاقات کے لیے پہنچے ابھشیک بنرجی پر مقامی مظاہرین نے کچے انڈے پھینکے اور ان کے ساتھ ہاتھا پائی بھی کی۔ اس واقعہ کے بعد ریاست میں سیاسی کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ اس معاملے پر سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ''بنگال میں ترنمول کانگریس کے اہم لیڈر ابھشیک بنرجی پر جان لیوا حملہ کروا کر بی جے پی حکومت نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ نفرت اور پرتشدد سیاست کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ''ایسے حساس ماحول میں پولیس کی ناکامی کسی سازش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ انتہائی قابل مذمت ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ ابھشیک بنرجی سونار پور علاقہ میں ووٹ شماری کے بعد ہونے والے تشدد سے متاثر کنبوں سے ملاقات کے لیے گئے تھے۔ اسی دوران کچھ افراد نے ان کا راستہ روک لیا۔ مظاہرین نے ان پر کچے انڈے پھینکے اور ہنگامہ آرائی کی۔ بتایا جاتا ہے کہ ابھشیک بنرجی کی سیکورٹی ٹیم کے اراکین بھی اس تصادم میں شامل ہوئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر حالات کو قابو میں کیا۔ اس واقعہ پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ابھشیک بنرجی نے کہا کہ ''ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا اور دیکھیے کیا حال کر دیا گیا ہے... یہ ہے ان کی جمہوریت کا نمونہ۔'' انہوں نے اس حملے کے لیے بی جے پی کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس درمیان ترنمول کانگریس نے اس حملے کو 'سازش' قرار دیتے ہوئے بی جے پی پر ریاست میں افراتفری پھیلانے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔

سی یو ای ٹی معاملہ: 'دعویٰ وشوگرو کا، لیکن ایک بھی امتحان ڈھنگ سے نہیں کرا سکتے'، راہل گاندھی کا پی ایم مودی پر طنز

نئی دہلی: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر ملک کے تعلیمی نظام کو پوری طرح برباد کرنے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پوسٹ میں کہا کہ وشوگرو بننے کے بڑے بڑے دعوے کرنے والی حکومت ایک بھی امتحان ٹھیک سے منعقد کرانے میں کامیاب نہیں ہے۔ راہل گاندھی کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں آیا ہے جب نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے بتایا کہ ہفتہ کے روز ملک بھر کے گریجویٹ ڈگری پروگراموں میں داخلہ کے لیے منعقد سی یو ای ٹی-یو جی 2026 کا امتحان کچھ مراکز پر تکنیکی خامی کے سبب تاخیر سے شروع ہوا۔ اس تعلق سے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے 'ایکس' پر لکھا ہے کہ ''نیٹ، سی بی ایس ای، ایس ایس سی، اور آج سی یو ای ٹی-4 امتحانات۔ ایک کروڑ بچے۔ ایک بھی ایمانداری سے نہیں ہو پایا۔'' راہل گاندھی نے اس معاملہ میں پی ایم مودی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا ہے کہ ''دعوے وشوگرو کے، لیکن ملک میں ایک امتحان ڈھنگ سے نہیں کروا سکتے۔ مودی جی نے پورے امتحان نظام کو تباہ کر دیا ہے۔'' ساتھ ہی وہ پی ایم مودی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''جس نسل کا مستقبل آپ برباد کر رہے ہیں، وہ نسل آپ کا حساب کرے گی۔'' سی یو ای ٹی-یو جی 2026' کے امتحان میں تکنیکی خامی کی خبر عام ہونے کے بعد کانگریس نے بھی اپنے 'ایکس' ہینڈل سے مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے پریشان حال طلبا اور سرپرستوں کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''پہلے نیٹ پیپر لیک، پھر سی بی ایس ای میں گڑبڑی، اب سی یو ای ٹی امتحان میں خامی۔ اب صاف ہو گیا ہے کہ بغیر دھاندلی اور بدانتظامی کے امتحان کروانا مودی حکومت کے بس کی بات نہیں ہے۔'' تلخ تیور اختیار کرتے ہوئے کانگریس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''یہ نریندر مودی اور دھرمیندر پردھان کی ناکامی ہے، جس کا خمیازہ بچے اور ان کے والدین بھگت رہے ہیں۔ مودی حکومت میں پورا سسٹم فیل ہو گیا ہے۔''

آن اسکرین مارکنگ کے خلاف این ایس یو آئی کا سی بی ایس ای ہیڈ کوارٹر پر احتجاج

نئی دہلی: سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) کے آن اسکرین مارکنگ (او ایس ایم) میں ہونے والی گڑبڑی کے خلاف ہفتہ کے روز این ایس یو آئی نے پٹپڑ گنج میں سی بی ایس ای ہیڈ کوارٹر پر شدید احتجاج کیا۔ این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ کی قیادت میں طلبا اور کارکنان کی بڑی تعداد نے اس احتجاج میں حصہ لیا۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ غلط جانچ کے نظام کی وجہ سے ہزاروں طلباء نے غلط نمبر حاصل کیے ہیں جس سے ان کا تعلیمی مستقبل متاثر ہو رہا ہے۔ احتجاج کے دوران طلباء نے سی بی ایس ای کے خلاف نعرے لگائے اور جانچ کے عمل میں شفافیت اور جوابدہی کا مطالبہ کیا۔ این ایس یو آئی کے کارکنان کا کہنا ہے کہ امتحان میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے باوجود طلباء کو توقع سے کافی کم نمبر دیے گئے ہیں، جس سے طلباء اور والدین میں بے چینی اور تذبذب کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ احتجاج کرنے والے این ایس یو آئی کارکنان نے سی بی ایس ای کے سامنے کئی مطالبات رکھے۔

'سیاسی اختلافات تشدد کا جواز نہیں بن سکتے'

ترنمول رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی کی ہراسانی پر کھڑگے کا سخت ردعمل

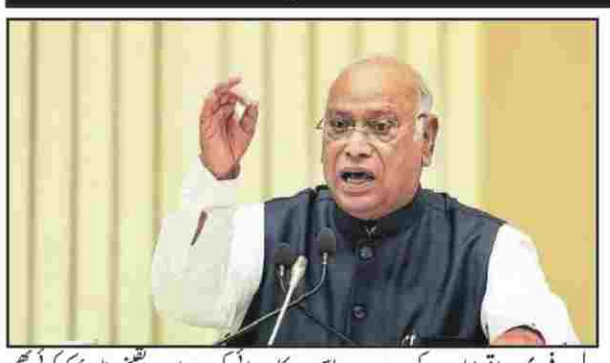

ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور ممتا بنرجی کے بھتیجے ابھشیک بنرجی پر سونار پور میں ہوئے حملہ کے بعد سخت سیاسی ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں کے سرکردہ لیڈران لگاتار مغربی بنگال کی بی جے پی حکومت کے ساتھ ساتھ مرکز کی مودی حکومت کو بھی ہدف تنقید بناتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی ابھشیک بنرجی پر حملہ معاملہ میں اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ ''سیاسی اختلافات کبھی بھی تشدد کا جواز نہیں بن سکتے ہیں۔'' ملکارجن کھڑگے نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جاری کردہ پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ریاست میں انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد سے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کے لیے سونار پور جانے والے رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی پر ہونے والا حملہ حیرت انگیز ہے۔ میں اس حملے کی سخت مذمت کرتا ہوں۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''ایک اہم اپوزیشن لیڈر کو مناسب پولیس تحفظ فراہم نہ کیے جانے کی دانستہ کوتاہی بی جے پی کی انتقامی اور ہراسانی پر مبنی سیاست کو بے نقاب کرتی ہے۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ''مغربی بنگال حکومت اور مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ تمام اپوزیشن لیڈران کی سیکورٹی یقینی بنائے اور ایسے حملوں کی روک تھام کے لیے فوری اقدامات کرے۔ سیاسی اختلافات کبھی بھی کسی قسم کے تشدد کا جواز نہیں بن سکتے۔'' لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے بھی ابھشیک بنرجی پر ہوئے حملہ کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انھوں نے 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''رکن پارلیمنٹ ابھشیک بنرجی پر سونار پور میں ہوا حملہ بے حد قابل مذمت ہے۔ ایک رکن پارلیمنٹ پر حملہ صرف ایک شخص پر حملہ نہیں، یہ اس عوام پر حملہ ہے جس نے انھیں منتخب کیا، اور اس جمہوریت پر حملہ ہے جو ہم سب کی مشترکہ وراثت ہے۔'' بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ''یہ بی جے پی کی بدلے والی سیاست کی گھناؤنی شکل ہے۔ سیاسی نااتفاقی کبھی تشدد کا سبب نہیں بن سکتے۔ مرکزی اور مغربی بنگال حکومت، دونوں ہی قصورواروں پر فوری کارروائی کرے اور یہ یقینی بنائے کہ کوئی بھی عوامی نمائندہ، چاہے وہ کسی بھی پارٹی کا ہو، اپنی سیکورٹی کو لے کر فکرمند نہ رہے۔'' پوسٹ کے آخر میں راہل گاندھی متاثرہ ترنمول رکن پارلیمنٹ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ابھشیک جی، میری ہمدردیاں آپ کے اور آپ کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ آپ جلد صحت یاب ہوں۔''

تینوں ہندوستانی افواج ممکنہ 'آپریشن سندور 2.0' کی تیاری کر رہی ہیں: فوجی چیف جنرل اوپیندر دویدی

نئی دہلی: ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی نے ہفتہ کے روز کہا کہ 'آپریشن سندور' ہنوز جاری ہے اور ہندوستانی مسلح افواج کی تینوں شاخیں کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو تینوں افواج 'آپریشن سندور 0.2' کے لیے بھی تیار ہیں۔ پونے کے کھڑک واسلا میں واقع نیشنل ڈیفنس اکیڈمی (این ڈی اے) کے 150ویں کورس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے بعد منعقدہ پریس کانفرنس میں جنرل دویدی نے کہا کہ فی الحال دشمنی پر عارضی وقفہ ہے، لیکن فوج پوری مستعدی کے ساتھ اپنی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جنرل اوپیندر دویدی نے اپنے بیان میں کہا کہ ''آپریشن سندور ابھی جاری ہے۔ اس وقت جنگ بندی جیسی صورتحال ہے، اس لیے ہندوستانی فوج اور تینوں مسلح افواج ممکنہ آپریشن سندور 0.2 کے لیے تیاری کر رہی ہیں۔ فی الحال ہماری توجہ تینوں افواج کے درمیان بہتر تال میل اور مستقبل کی جنگوں کے لیے خود کو تیار کرنے پر مرکوز ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ جنگ کی نوعیت تیزی سے بدل رہی ہے اور مستقبل کے تنازعات صرف بری، بحری اور فضائی محاذوں تک محدود نہیں رہیں گے۔ مستقبل کی جنگوں میں خلا، سائبر اور اطلاعاتی جنگ جیسے نئے چیلنجز نہایت اہم کردار ادا کریں گے۔ ہندوستانی فوجی سربراہ نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ''فتح ہمیشہ ذہن میں حاصل کی جاتی ہے، زمین پر نہیں۔ اطلاعاتی جنگ اسی وقت کامیاب ہوتی ہے جب پورا ملک متحد ہو اور درست معلومات فراہم کرنے والے اداروں پر اعتماد کرے۔ جس قوم کے شہری ایک دوسرے اور اپنے اداروں پر بھروسہ کرتے ہیں، اسے جنگ میں ہمیشہ کامیابی ملتی ہے۔'' جنرل دویدی نے یہ بھی کہا کہ آپریشن سندور نے ثابت کیا ہے کہ ہندوستان ضرورت پڑنے پر درست، متوازن اور فیصلہ کن جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جنرل اوپیندر دویدی کے مطابق آپریشن سندور نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب قومی عزم کو درستگی اور مضبوط ارادے کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے تو ہندوستان اشتعال انگیزی کا کس طرح جواب دیتا ہے۔ ان کے مطابق اس مہم نے ملک کے فوجی ردعمل کا ایک نیا معیار قائم کیا ہے اور اب اس معیار کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری نوجوان فوجی افسروں پر ہوگی۔ پریڈ سے خطاب کرتے ہوئے جنرل دویدی نے کہا کہ آج کی دنیا میں سیکورٹی کے چیلنجز تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ خطرات اب ہمیشہ وردی پہن کر یا کسی باقاعدہ محاذ سے سامنے نہیں آتے۔

اتر پردیش میں آندھی اور بارش نے 31 لوگوں کی لے لی جان، چتر کوٹ میں 500 طوطے بھی ہلاک

چتر کوٹ: اتر پردیش میں آندھی اور بارش نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ نئے مغربی اضطراب (ویسٹرن ڈسٹربنس) کے فعال ہونے کے باعث جمعرات کی دیر شب ریاست کے مختلف اضلاع میں موسم اچانک خراب ہو گیا، اور اس کے بعد سے اب تک کئی علاقوں میں جانی و مالی نقصان دیکھنے کو ملا ہے۔ تیز ہواؤں، بارش اور آسمانی بجلی گرنے کے واقعات میں اب تک 31 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ گئے، کچے مکانات کو نقصان پہنچا اور کئی علاقوں میں گھروں پر موجود ٹین کی چھتیں اڑ گئیں۔ سب سے زیادہ اثر بندیل کھنڈ خطہ میں دیکھا گیا، جہاں 15 افراد جاں بحق ہو گئے۔ حمیر پور میں 6 افراد ہلاک ہوئے، جبکہ باندا میں 3 لوگوں کی موت ہوئی۔ مہوبا اور جالون کے اورئی میں 2-2 افراد کی ہلاکت درج کی گئی۔ اس کے علاوہ کوشامبی میں 4، سہارنپور اور دیوریا میں 2-2 جبکہ پرتاپ گڑھ، امبیڈکر نگر، بلیا، مہاراج گنج، متھرا، اناؤ، فتح پور، رامپور، رائے بریلی، اعظم گڑھ، بھدوہی اور آگرہ میں 1-1 شخص کی موت ہوئی ہے۔ بیشتر حادثات آسمانی بجلی گرنے اور درخت گرنے کے باعث پیش آئے۔ اس درمیان چتر کوٹ میں خراب موسم کے اثرات پرندوں پر بھی دیکھنے کو ملے۔ تیز آندھی اور بارش کے باعث تقریباً 500 توتے ہلاک ہو گئے۔ مقامی لوگوں کے مطابق شدید ہواؤں کی وجہ سے کئی درخت گر گئے، جس سے پرندوں کے جھنڈ متاثر ہوئے۔ لکھنؤ سمیت مغربی اور مشرقی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں ژالہ باری بھی ہوئی۔ تیز ہواؤں کے باعث متعدد کچے مکانات کی دیواریں منہدم ہو گئیں اور ٹین شیڈ اڑ گئے۔ کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی بھی متاثر رہی۔ سہارنپور میں شدید بارش کے سبب پہاڑی علاقوں سے پانی کے تیز بہاؤ نے معمولات زندگی کو متاثر کیا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے خراب موسم سے ہونے والے نقصانات کا فوری نوٹس لیتے ہوئے حکام کو امدادی اور بچاؤ کارروائیاں تیز کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ماہرین موسمیات کے مطابق ریاست میں موسم کی یہ تبدیلی مغربی اضطراب اور سمندری علاقوں سے آنے والی مرطوب ہواؤں کے باعث ہوئی ہے۔ لکھنؤ موسمیاتی مرکز کے سائنسداں اتل کمار سنگھ نے موجودہ حالات کے بارے میں بتایا کہ مغربی اتر پردیش اور نشیبی علاقوں میں طوفان کا خطرہ بدستور زیادہ ہے۔ کئی مقامات پر ہواؤں کی رفتار 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے۔

مہرولی میں 5 منزلہ عمارت منہدم، 4 لوگوں کو ملبہ سے نکالا گیا، مزید کئی لوگوں کے ملبہ میں پھنسے ہونے کا اندیشہ

دہلی: جنوبی دہلی کے مہرولی تھانہ علاقہ میں 30 مئی کی شام ایک مکان اچانک منہدم ہونے کے بعد علاقہ میں افراتفری مچ گئی۔ اس حادثہ کی اطلاع دہلی فائر سروس کو شام تقریباً 44.7 بجے موصول ہوئی، جس کے بعد فوری طور پر فائر بریگیڈ کی 6 گاڑیاں موقع پر روانہ کی گئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ مہرولی تھانہ کے تحت سید العجائب میں 5 منزلہ عمارت اچانک گر گئی۔ ریسکیو ٹیم نے سرگرمی دکھاتے ہوئے فوری طور پر کم از کم 4 لوگوں کو ملبہ سے باہر نکال لیا ہے۔ حالانکہ اب بھی کئی لوگوں کے ملبہ میں دبے ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ اس 5 منزلہ عمارت کا کچھ حصہ ابھی بن ہی رہا تھا۔ یعنی عمارت پوری طرح بن کر تیار نہیں ہوئی تھی۔ اچھی بات یہ ہے کہ فائر بریگیڈ محکمہ کو جیسے ہی حادثہ کی اطلاع ملی، فوراً جائے وقوع پر پہنچ گئی۔ حالانکہ محکمہ کو پہلے ساکیت علاقہ سے عمارت منہدم ہونے کی اطلاع ملی تھی، پھر بعد حقیقی جائے وقوع کی جانکاری حاصل ہوئی اور ٹیم وہاں پہنچ کر ریسکیو مہم میں مصروف ہو گئی۔ حادثہ والی جگہ پر مقامی لوگوں کی مدد سے تیزی کے ساتھ ملبہ کو ہٹایا جا رہا ہے۔ جن 4 لوگوں کو ملبہ سے باہر نکالا گیا ہے، انھیں فوراً علاج کے لیے قریبی اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق مکان کے ملبے میں کئی افراد کے دبے ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ جائے وقوع پر راحت اور بچاؤ کا کام جنگی سطح پر جاری ہے۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کے ساتھ دیگر امدادی ایجنسیاں بھی موقع پر موجود ہیں اور ملبے میں پھنسے افراد کو نکالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ دہلی فائر سروس کے حکام نے بتایا کہ واقعہ سے متعلق تفصیلی معلومات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ فی الحال انتظامیہ صورت حال پر نظر رکھے ہوئی ہے اور امدادی کارروائیوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اس حادثہ کے باعث علاقے میں لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ امدادی مہم مکمل ہونے کے بعد ہی نقصان اور ہلاکتوں کے بارے میں درست معلومات سامنے آ سکیں گی۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' نے اپنی رپورٹ میں پولیس ذرائع کے حوالہ سے بتایا ہے کہ اس عمارت کے گراؤنڈ فلور پر ایک کوچنگ انسٹی ٹیوٹ چل رہا تھا اور اوپری منزلوں پر تعمیراتی کام جاری تھا۔ یعنی بلڈنگ میں ایک طرف تعمیراتی کام جاری تھا، اور دوسری طرف عمارت کے کچھ حصوں کا استعمال بھی کیا جا رہا تھا۔ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ حادثہ کے وقت کوچنگ میں کچھ طلبا موجود تھے۔ ساتھ ہی اوپر کچھ مزدور بھی کام کر رہے تھے۔ حالانکہ ملبہ میں پھنسے یا دبے ہوئے لوگوں کی صحیح تعداد کے بارے میں فی الحال کوئی آفیشیل جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔ کچھ چشم دید لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ کثیر منزلہ عمارت کچھ ہی لمحوں میں زمین دوز ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کنکریٹ اور لوہے کے سریوں کا ڈھیر جمع ہو گیا۔

آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن نے 90 کروڑ آبھا اکاؤنٹس کا سنگ میل عبور کیا

نئی دہلی۔ 30/مئی۔ ایم این این۔ ڈیجیٹل طور پر بااختیار صحت کی دیکھ بھال کے ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی طرف ایک اہم کامیابی میں، آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن، جو وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے تحت نیشنل ہیلتھ اتھارٹی کے ذریعے نافذ کیا گیا ہے، نے ملک بھر میں 90 کروڑ آیوشمان بھارت ہیلتھ اکاؤنٹس (آبھا) کا سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ یہ کامیابی ایک مربوط، باہمی تعاون کے قابل اور شہریوں پر مبنی ڈیجیٹل ہیلتھ ایکوسسٹم کی طرف ہندوستان کے سفر میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔ آبھا ایک منفرد

دہلی جم خانہ بند کرنے کا فیصلہ، وہ مقام جہاں تقسیم ہند سے قبل پاکستان اور انڈیا کے فوجی افسران آخری بار ملے

زویا متین اور

انڈیا کے دارالحکومت دہلی میں طویل عرصے سے طاقت نہ صرف وزارتوں، سفارت خانوں اور پارلیمان کے ذریعے گردش کرتی رہی ہے بلکہ اس کی ایک جھلک جم خانہ کلب کے سایہ دار برآمدوں میں بھی نظر آتی ہے۔ صفدر جنگ روڈ پر قائم کریم رنگ کا یہ کلب ہاؤس نسلوں سے ایک ایسے پوشیدہ مرکز کے طور پر کام کرتا رہا ہے جہاں ریٹائرڈ جرنیل، اعلیٰ بیوروکریٹس اور پرانے کاروباری خاندان وہسکی سوڈا اور کبابوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے مذاکرات کرتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جنھوں نے کبھی اس کے دروازوں کے اندر قدم نہیں رکھا، جو کہ زیادہ تر دہلی کے رہائشی ہیں، اس کی شان وشوکت کے بارے میں کہانیاں سن چکے ہیں لیکن اب اس مقام کا مستقبل غیر یقینی کا شکار ہو گیا ہے۔ گذشتہ ہفتے وفاقی حکومت، جو اس 3.27 ایکڑ اراضی کی مالک ہے جس پر یہ 113 سال پرانا کلب قائم ہے، نے اسے 5 جون تک خالی کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ یہ زمین 'دفاعی انفراسٹرکچر اور دیگر اہم عوامی سلامتی کے مقاصد' کے لیے درکار ہے۔ اپنے نوٹس میں حکومت نے اس علاقے کو وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کے قریب واقع ایک 'انتہائی حساس اور سٹریٹجک' زون قرار دیا اور کہا ہے کہ اس کی لیز 'فوری طور پر ختم' کر دی گئی ہے۔ جم خانہ کلب کے اراکین نے حکومتی احکامات کو عدالت میں چیلنج کیا اور دہلی ہائی کورٹ نے منگل کو اس پر سماعت بھی کی۔ وفاقی حکومت نے عدالت کو بتایا کہ وہ 5 جون کو فوری طور پر زمین کا قبضہ نہیں لے گی اور بے دخلی کی کوئی بھی کارروائی قانون کے تحت کلب کو نوٹس دینے کے بعد ہی کی جائے گی۔ جج نے کہا کہ کلب، اس کا عملہ اور ارکان اس کے بعد بے دخلی کو چیلنج کرنے کے لیے دوبارہ عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی کی حکومت کی جانب سے اشرافیہ کے اداروں کی برسوں کی جانچ پڑتال کے بعد کلب کے خلاف یہ کارروائی سامنے آئی، جس نے مراعات، ورثے اور عوامی مقامات سے متعلق بحث کو دوبارہ جنم دیا۔ جم خانہ کی ممبر شپ مہنگی ہے لیکن اس تک رسائی طویل عرصے سے قیمت کے بجائے زیادہ دربانہ نظام کے ذریعے کنٹرول کی جاتی رہی ہے۔ درخواست گزاروں کو موجودہ اراکین سے نامزدگی اور تائید حاصل کرنی ہوتی ہے، جس کے بعد ایک انتظامی کمیٹی انھیں منظور کرتی ہے۔ روایتی طور پر اس عمل میں سینیئر سرکاری افسران اور دفاعی اہلکاروں کو ترجیح دی جاتی رہی ہے جبکہ دیگر کا حصہ کم رہا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ ممبر شپ دینے کے اس عمل نے عدم مساوات کو برقرار رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ جم خانہ کی رکنیت کو بہت نایاب بنا دیا، جو بڑی تعداد میں لوگوں کو مطلوب ہوتی ہے۔ لیکن بہت سے لوگوں کو یاد ہے کہ اس جگہ نے چھوٹی چھوٹی رسومات کے ذریعے دہلی کی اشرافیہ کے ماضی کے ایک حصے کو زندہ رکھا: شام ڈھلے باوردی ویٹرز، سایہ دار برآمدوں میں جن اور لیموں، اور نیم کے درختوں تلے بیٹھے ریٹائرڈ جرنیل اور سفارت کار۔ دہلی میں مقیم ایک سینیئر صحافی، جن کے پاس کبھی اس کلب کی رکنیت نہیں تھی، نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ کلب ہمیشہ انھیں 'دور' محسوس ہوتا تھا۔ 'لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کم از کم ایک بار اندر جاؤں۔ یہ دہلی کی چند عمارتوں میں سے ایک ہے، جو اس وقت بھی ویسے ہی رہی جب باہر کا شہر مکمل طور پر بدل گیا۔'

سنہ 1913 میں امپیریل دہلی جم خانہ کلب کے نام سے قائم کیے جانے والا یہ ادارہ اس وقت وجود میں آیا جب برطانوی حکومت نے ہندوستان کا دارالحکومت کولکتہ (سابقہ کلکتہ) سے دہلی منتقل کیا۔ اس نے ابتدا میں سول لائنز کے کورونیشن گراؤنڈز سے کام شروع کیا، جہاں یہ برطانوی منتظمین اور فوجی افسران کی آؤ بھگت کرتا تھا۔ اس کے بعد 1928 میں اس کے لیے صفدر جنگ روڈ پر اس کی موجودہ جگہ الاٹ کی گئی۔ موجودہ کلب ہاؤس، جو 1930 کی دہائی میں برطانوی آرکیٹیکٹ رابرٹ ٹور رسیل نے ڈیزائن کیا تھا، وسطی دہلی کے ابتدائی طرزِ تعمیر کی عکاسی کرتا ہے: دراز برآمدے، بلند چھتیں اور ہلکے رنگ کے اگواڑے جو درختوں اور لانز کی طرف کھلتے ہیں۔ ایسا محسوس ہے جیسے اس کے اندر مختلف انداز میں گزرتا ہو: دوپہر کی دھوپ میں سوکھتے ہوئے ٹینس کے سفید کپڑے، برج رومز میں سگریٹ اور ٹیلکم پاؤڈر کی مدھم خوشبو اور سست رفتار پنکھوں کے نیچے اخبارات پڑھتے ہوئے بزرگ اراکین۔ تاریخ یہاں اپنے کسی نہ کسی روپ میں موجود رہی۔ بتایا جاتا ہے کہ اس کے قیام کی ابتدائی دہائیوں میں مغربی رنگ میں رنگے ہوئے انڈین سول سروس کے افسران، جو نوآبادیاتی اشرافیہ کے حلقوں میں شامل ہونے والے چند انڈین شہریوں میں شامل تھے، اس کلب میں بال روم ڈانس اور برطانوی سماجی آداب سیکھتے تھے، جب وہ سامراجی معاشرے کے اصولوں سے ہم آہنگ ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور 1947 میں جب برٹش انڈین آرمی کو انڈیا اور پاکستان کے درمیان تقسیم کیا جا رہا تھا، تو اس سے پہلے کہ تاریخ انہیں ایک سرحد کے دونوں جانب کھڑا کر دیتی اُن رجمنٹس کے افسران کو، جو جلد جدا ہونے والے تھے، اس کلب میں الوداعی تقریب دی گئی، افسران کا ایک آخری شام ایک ساتھ گزارنا: یہ منظر اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ جم خانہ کی ممکنہ بندش دہلی کے بہت سے لوگوں کے لیے اتنا جذباتی معاملہ کیوں ہے۔ ایسے مقامات یادوں کا خزانہ بن جاتے ہیں، مختلف ادوار کے نقوش یہاں سموئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تاریخ دان نارائنی گپتا نے ایک بار کہا تھا 'شہر تہہ در تہہ وجود رکھتے ہیں۔ مختلف نسلیں ان پر اپنی چھاپ چھوڑتی ہیں'۔ برطانوی اقتدار کے آخری برسوں اور آزادی کے ابتدائی عشروں کے دوران یہ کلب دارالحکومت کی سیاسی زندگی سے گہرا تعلق برقرار رکھتا رہا۔ سنہ 2013 میں جم خانہ کی صد سالہ تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے اُس وقت کے صدر پرناب مکھرجی نے یاد کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی اور اُس وقت کے وائسرائے لارڈ ارون نے وہاں نجی طور پر ملاقات کی تھی، جس میں وہ سمجھوتہ طے پایا جو بعد میں گاندھی۔ ارون معاہدے کے نام سے مشہور ہوا۔ سنہ 1947 کے بعد کلب کے نام سے 'امپیریل' کا لفظ ہٹا دیا گیا لیکن اس کے ماحول کا بڑا حصہ برقرار رہا: لباس کے ضابطے، پرانے قالین، شام کی محفلیں اور مانوس ویٹرز جو خاندانوں کی نسلوں کی خدمت کرتے رہے۔ وقت کے ساتھ جم خانہ دہلی میں موروثی مراعات کی ایک خاص قسم کے لیے علامتی اظہار بھی بن گیا۔ اس کی بدنام زمانہ طویل انتظار کی فہرستیں، جو اکثر دہائیوں تک محیط ہوتی ہیں، شہر کی کہانیوں کا حصہ بن گئیں، جبکہ ناقدین اس کلب کو ذاتی تعلقات اور خاندانی وراثت سے تشکیل پانے والے اثر و رسوخ کی علامت سمجھتے تھے۔ انڈین پولیس سروس کے ایک ریٹائرڈ افسر نے بی بی سی کو بتایا کہ انھیں جم خانہ کی رکنیت حاصل کرنے میں 18 سال لگے۔ 'جب میں نے ممبر شپ کے لیے درخواست دی تو میں اسی خیال سے بہت متاثر تھا۔ جب تک میں رکن بنا، تب تک میں بالکل بے پروا ہو چکا تھا اور شاذ و نادر ہی وہاں جاتا تھا۔'

دہلی میں مقیم ڈاکٹر غزل تنصیر نے ایک رشتہ دار کی ممبر شپ کے ذریعے اپنی شادی کی تقریب جم خانہ میں منعقد کروائی تھی۔ وہ اس جگہ کو یادوں کا ایک محفوظ، غیر متاثر چھوٹا گوشہ' قرار دیتی ہیں۔ یہی امتیاز سنہ 2014 میں مودی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد بڑھتی ہوئی جانچ پڑتال کے دائرے میں آ گیا، جس کے تحت دہلی کی طویل عرصے سے قائم انگریزی بولنے والی اشرافیہ سے اختیارات منتقل کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ سنہ 2016 اور سنہ 2019 میں جانچ پڑتال کے بعد وزارتِ کارپوریٹ امور نے سنہ 2020 میں ایک حکومتی ٹریبونل سے رجوع کیا اور الزام عائد کیا کہ کلب میں مالی بے ضابطگیاں ہوئیں اور رکنیت کے قواعد کی خلاف ورزیاں کی گئیں۔ دو سال بعد ٹریبونل نے کلب کی منتخب انتظامی کمیٹی کو تحلیل کر دیا اور حکومت کو اس کی جگہ منتظمین مقرر کرنے کی اجازت دے دی، ایک ایسا اقدام جس پر بعض اراکین نے تنقید کی۔ جم خانہ خالی کرنے کے تازہ ترین احکامات پر بھی لوگوں کی رائے منقسم ہے۔ سابق پولیس افسر اور ماضی میں بی جے پی کی طرف سے دہلی کی وزارتِ اعلیٰ کے لیے نامزد امیدوار کرن بیدی اسے 'افسوسناک اور المناک' سمجھتے ہیں اور جم خانہ کو دارالحکومت کے کھیلوں اور ادارہ جاتی ورثے کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ مؤرخ سوا پنا لڈل نے کلب کے اشرافیائی پس منظر کو تسلیم کیا، تاہم انھوں نے کہا کہ وہ اسے بند کرنے کے بجائے ادارے میں اصلاحات کی کوششوں کو ترجیح دیتیں۔ انھوں نے کہا 'محض یہ کہہ دینے کے بجائے کہ یہ موجود نہ رہے، آپ [حکومت] یہ بھی پوچھ سکتے تھے کہ اسے کیسے بدلا جا سکتا ہے اور زیادہ لوگوں کے لیے بامعنی بنایا جا سکتا ہے۔' دیگر افراد نے مختلف مؤقف اختیار کیا۔ صحافی پربھو چاولا نے جم خانہ جیسے کلبوں کو امتیازی ادارے قرار دیتے ہوئے تنقید کا نشانہ بنایا، جو بھاری سبسڈی والی عوامی اراضی پر قائم ہیں۔ تاہم سابق سفارت کار کے سی سنگھ کہتے ہیں کہ ایسے کلب تاریخی طور پر سرکاری ملازمین اور فوجی افسران کو ان کی نسبتاً کم تنخواہوں کے باوجود تفریح فراہم کرتے رہے ہیں۔ بی جے پی ترجمان آر پی سنگھ اس تاثر کو مسترد کرتے ہیں کہ حکومت کلب کو غیر منصفانہ طور پر نشانہ بنا رہی ہے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا 'یہ ایک ایسی جائیداد ہے جو حکومت نے لیز پر دی ہوئی ہے۔ ہر چیز قواعد وضوابط اور متعلقہ قوانین کے مطابق انجام دی گئی۔' تاہم جم خانہ کے قائم رہنے یا نہ رہنے کے قانونی اور سیاسی دلائل کے پس منظر میں ایک زیادہ جذباتی ردِ عمل بھی موجود ہے۔ دہلی کی نئی شکل بنانے میں دہائیاں گزری ہیں۔ اس شہر کے تقریباً ہر رہائشی کے ذہنوں میں ان مقامات کے نقوش برقرار ہیں جو اب باقی نہیں رہیں: ریگل سنیما، پرانا کافی ہاؤس، دریا گنج کی اردو کتابوں کی دکانیں اور انڈیا گیٹ کی سردیوں کی شامیں، جب بیریکیڈز اور سیکیورٹی حصار نہیں تھے اور شہر کی شکل نہیں بدلی تھی۔ لیکن ان تبدیلیوں کے باوجود بھی کچھ مقامات اپنی جگہ پر قائم رہے۔ جم خانہ ان ہی مقامات میں سے ایک ہے۔ اس نے نوآبادتی دور دیکھا، خونی تقسیم دیکھی، آزادی کی گہما گہمی دیکھی اور دہلی کو ایک بڑا شہر بنتے ہوئے دیکھا۔ اگر یہ کلب ختم ہو جاتا ہے تب بھی شہر میں نئے قائم ہونے والے کلبز، جدید ہوٹلز اور ریستوران قائم رہیں گے۔ لیکن بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ شاید جم خانہ کے بند ہونے سے یہ شہر ایک نمایاں چیز کھو دے: ان آخری مقامات میں سے ایک جگہ جہاں دہلی کی پرانی شکل اب بھی زندہ محسوس ہوتی ہے۔

(بی بی سی اردو)

پونے زہریلی شراب سانحہ کے بعد بھیونڈی میں ایف ڈی اے کی بڑی کاروائی، میتھانول کا ذخیرہ ضبط

بھیونڈی: ۳۰ رمئی (شارف انصاری):- پونے اور پمپری چنچواڑ میں زہریلی شراب پینے سے ہوئی اموات کے بعد مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) نے بھیونڈی میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے انجور روڈ پر واقع ریکس انٹرنیشنل کمپنی کے گودام پر چھاپہ مار کر بھاری مقدار میں میتھانول ضبط کیا ہے۔ ابتدائی جانچ میں انکشاف ہوا ہے کہ اسی کمپنی سے خریدے گئے میتھانول کا استعمال زہریلی اور غیر قانونی شراب تیار کرنے میں کیا گیا تھا۔ ایف ڈی اے کمشنر تو کارام منڈھے کی ہدایت پر کی گئی اس کارروائی کے بعد گودام سیل کر دیا گیا ہے اور متعلقہ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایف ڈی اے حکام کے مطابق پونے کے فوگیواڑی، داپوڑی اور ہڈپسر علاقوں میں سستی غیر قانونی شراب پینے سے اب تک 18 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ کئی دیگر کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ پولیس اور ایف ڈی اے کی مشترکہ جانچ میں شراب میں میتھانول نامی زہریلے کیمیکل کی ملاوٹ کی تصدیق ہوئی۔ تفتیش کے دوران بھیونڈی کی ریکس انٹرنیشنل کمپنی کا نام سامنے آنے کے بعد تھانے ایف ڈی اے کے ڈرگ انسپکٹر یوگیندر پول کی ٹیم نے چھاپہ مار کارروائی کی، جہاں سے تقریباً 5929 کلوگرام میتھانول برآمد کیا گیا۔ حکام کو موقع پر کیمیکل کی خرید وفروخت سے متعلق کوئی قانونی دستاویزات یا اسٹاک رجسٹر بھی نہیں ملا۔ ایف ڈی اے کمشنر تو کارام منڈھے نے کہا کہ عوام کی صحت کے ساتھ کھلواڑ کرنے والوں کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائے گا اور ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس معاملے میں کمپنی کے مالک ارون کمار چوبے اور مجاز شخص ابھیشیک چوبے کے خلاف نارپولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کی گئی ہے۔ ساتھ ہی کمپنی کا لائسنس منسوخ کرنے کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ایف ڈی اے نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ غیر قانونی کیمیکل، ملاوٹی شراب یا کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر انتظامیہ کو مطلع کریں۔

بلوچ قومی شعور کے خلاف ریاستی جنگ دراصل بلوچ قومی آزادی کے منظم تحریک سے خوف کا اظہار ہے: ڈاکٹر اللہ نذر بلوچ

بلوچستان۔ 30 رمئی۔ ایم این این۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ کے سپریم کمانڈر ڈاکٹر اللہ نذر بلوچ نے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ سرفراز بگٹی اور اس قبیل کے لوگ بنگلہ دیشی کٹھ پتلیوں کے انجام سے سبق حاصل کریں۔ سرفراز بگٹی جیسے آلہ کاروں کو دنیا بھر میں قابضین آزما چکے ہیں۔ یہ وقتی طور پر قابض کے لیے مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں، لیکن اپنے قوم وسماج میں ان جیسے کرداروں کے حصے میں صرف رسوائی ہی آئے گی۔ ان کی عوامی نمائندگی کا دعویٰ قابض فوج کی بیساکھیوں کے سہارے کھڑا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب یہ بیساکھیاں بلوچ قومی قوت کے زور سے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ سرفراز بگٹی کی جانب سے بلوچ محققین، اساتذہ، پروفیسرز اور شاعروں کے بارے میں دیے گئے حالیہ بیانات، پاکستانی فوج اور ریاست کے اصل عزائم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ وہی عزائم ہیں جن پر پاکستان 1971ء میں بنگلہ دیش کی جنگِ آزادی کے دوران عمل کر چکا ہے۔ پاکستانی فوج نے سینکڑوں بنگلہ دیشی دانشوروں، محققین اور اساتذہ کو قتل کیا تھا لیکن اس کے باوجود بنگلہ دیش نے آزادی حاصل کر لی۔ بنگلہ دیشی عوام اور اساتذہ کے خون کی بدولت آج بنگلہ دیش آزاد قوموں کی صف میں ایک باوقار ملک کی حیثیت سے کھڑا ہے، اور بنگالیوں کا یہ لہو آج بھی پنجابی حکمران طبقے کی گردن پر قرض ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بلوچ دانشوروں، پی ایچ ڈی اسکالرز، پروفیسروں اور شعراء کو ریاست کے لیے خطرہ قرار دینا اس بات کی گواہی ہے کہ بلوچ معاشرے میں قومی شعور اور سیاسی آگاہی بڑھ رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں تحریک آزادی سے بلوچ عوام کی وابستگی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے، اور بلوچ عوام و ریاستی بیانیے میں ناقابل عبور فاصلے پیدا ہو رہے ہیں۔ بلوچ قوم شعوری طور پر جہدِ آزادی کا حصہ بن رہی ہے جس سے ریاست سخت خوفزدہ ہے۔ ایک باشعور قوم ہمیشہ اپنے مستقبل کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی شعور سے خائف ہو کر قابض ریاست اور اس کے کٹھ پتلی نمائندے بلوچ قوم کے تعلیم یافتہ اور باشعور طبقات کو نشانہ بنا کر ریاست کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جب مزاحمت کسی سماج کے تمام طبقات میں سرایت کر جائے، تو کٹھ پتلیاں صرف تماشے کا نمونہ بن کر رہ جاتی ہیں، اور آج بلوچستان میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ عرصے میں پے در پے ہونے والے واقعات، جن میں معروف مصنف وشاعر پروفیسر غمخوار حیات بلوچ کی ٹارگٹڈ کلنگ، اور بلوچ خاتون شاعرہ حبیبہ پیر جان کی جبری گمشدگی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ قابض ریاست نے بلوچستان میں فکری اور ادبی آوازوں کو منظم طریقے سے کچلنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں، اور مستقبل میں بھی بلوچ قوم دوست ومحب وطن اذہان کو نشانہ بنانے کا یہ عمل جاری رہے گا۔ ترجمان نے کہا کہ سرفراز بگٹی اور دیگر حکومتی نمائندوں کے بیانات اس منظم ریاستی فاشسٹ پالیسی کا حصہ ہیں جس کے تحت بلوچستان میں مزاحمتی آوازوں، اختلافِ رائے، علم وآگہی، فکری آزادی اور سیاسی شعور کو کچلا جا رہا ہے۔ تاہم یہ پالیسیاں بلوچ عوام کے عزم اور شعور کو کمزور کرنے کے بجائے مزید مضبوط کر کے تحریک کو ایندھن فراہم کرنے کا سبب بنیں گی، اور بلوچ قوم دوست ومحب وطن اذہان کی فکری رہنمائی ہماری قومی تحریک آزادی کو یوں ہی توانا کرتی رہے گی۔

افغانستان پاکستان کشیدگی علاقائی استحکام کو متاثر کر رہی ہے: سی ایس ٹی او چیف

کابل۔ 30 رمئی۔ ایم این این۔ کلیکٹیو سیکیورٹی ٹریٹی آرگنائزیشن (CSTO) کے سیکریٹری جنرل نے ماسکو میں 2026 گلوبل سیکیورٹی فورم میں کہا ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان جاری کشیدگی خطے کی مجموعی سیکیورٹی صورتحال کو متاثر کر رہی ہے۔ امنگالی تسماگمبیٹوف کے مطابق، افغانستان۔ تاجکستان سرحد کے ساتھ سیکیورٹی کو مضبوط بنانے سے علاقائی کشیدگی کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ تسماگمبیٹوف نے کہا افغانستان۔ پاکستان کا خطہ علاقائی سلامتی کے ماحول کو متاثر کرنے والے اہم عوامل میں سے ایک ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ 2024 میں رکن ممالک کے رہنماؤں کی طرف سے منظور شدہ سی ایس ٹی او کے بین ریاستی ٹارگٹڈ پروگرام کا نفاذ، خطے میں کشیدگی کو نمایاں طور پر کم کر سکتا ہے اور زیادہ استحکام میں کردار ادا کر سکتا ہے۔" بین الاقوامی تعلقات کے تجزیہ کار نجیب الرحمان شمل نے کہا کہ روس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان ممالک کے ساتھ مل کر کام کرے جن کے ساتھ وہ سرحدوں کی حفاظت اور افغانستان اور پڑوسی ریاستوں میں زیادہ سے زیادہ امن و استحکام کو فروغ دینے کے لیے قریبی تعلقات کو برقرار رکھتا ہے۔ دریں اثنا، افغانستان کے لیے پاکستان کے سابق نمائندہ خصوصی نے ایکس پر لکھا کہ ایک مستحکم افغانستان پاکستان کے مفاد میں ہے جس طرح ایک پرامن پاکستان افغانستان کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ فضائی حملوں، باہمی الزامات یا سرحدی گزرگاہوں کی بندش سے کوئی بھی ملک امن حاصل نہیں کر سکتا۔ آصف علی درانی نے دونوں ممالک کے درمیان پائیدار مذاکرات کی اہمیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ انہیں جبر کے بجائے تعاون کا انتخاب کرنا چاہیے۔ درانی نے لکھا کہ اس کا علاج پائیدار بات چیت، انٹیلی جنس شیئرنگ، سرحدی رابطہ کاری، اقتصادی مشغولیت، اور دونوں فریقوں کے لیے قابل قبول انسداد دہشت گردی کے ایک قابل تصدیق طریقہ کار میں مضمر ہے۔ چین اور علاقائی اسٹیک ہولڈرز سہولت فراہم کر سکتے ہیں، لیکن بالآخر اسلام آباد اور کابل کو جبر پر تعاون کا انتخاب کرنا چاہیے۔" سیاسی تجزیہ کار نجیب اللہ ہوتک نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان بات چیت ہی موجودہ چیلنجز کو حل کرنے کا واحد راستہ ہے۔ افغانستان اور پاکستان پھر مثبت اور تعمیری تعلقات برقرار رکھ سکتے ہیں، جیسا کہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ کرتے ہیں۔" ایک الگ پیش رفت میں، پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اوسلو (پی آر آئی او) نے ایک حالیہ تجزیے میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان تناؤ کو جنوبی ایشیا کے سب سے زیادہ پائیدار اور پیچیدہ علاقائی بحرانوں میں سے ایک قرار دیا۔ انسٹی ٹیوٹ نے نوٹ کیا کہ سفارتی کوششوں کے باوجود ابھی تک حل کی طرف کوئی واضح راستہ سامنے نہیں آیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ تنازع سرحد یا سیکیورٹی کے مسئلے سے کہیں آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ بلکہ، اس کی جڑیں تاریخی، سیاسی، سلامتی اور اقتصادی عوامل کے امتزاج میں ہیں جنہوں نے اس کے ظہور اور استقامت دونوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹ میں بحران کی ابتداء فرضی ڈیورنڈ لائن پر دیرینہ اختلاف اور کابل اور اسلام آباد کے درمیان گہرے عدم اعتماد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

عید الاضحیٰ اور ہنگامہ آرائی

از: مولانا محمد یوسف رضا قادری مدنی

امسال عید الاضحی کے موقعے پر ملک کے مختلف علاقوں میں فرقہ پرستوں نے جو ہنگامہ کیا اس کی تصویریں میڈیا کے ذریعے ہمارے سامنے ہیں جگہ جگہ احتجاج قربانی اور سڑکوں پر نماز کی مخالفت ردعمل کے اظہار کے لیے ہنومان چالیسا بھیونڈی کے قریب کلیان نامی علاقہ بھی اس میں شامل ہے۔ اب ہمیں شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ کانگریس ہمارے لئے قابل برداشت تھی۔ ہر تہوار ہم سکون سے مناتے تھے دینی تشخص پر کوئی خطرہ نہ تھا عبادت گاہیں محفوظ تھیں مسلمان بھی سفر وحضر میں محفوظ تھے۔ ہندو مسلم کے درمیان وہ نفرت وہ تناؤ نہ تھا جو اب بی جے پی کے بارہ سالہ دور اقتدار میں اب دکھائی دے رہا ہے۔ بنگال جہاں ممتا کے دور میں مسلمان پرسکون طور پر تہوار مناتے تھے بی جے پی کے آتے ہی پہلے ہی سال عید الاضحی کے موقعے پر شکنجہ کس دیا گیا۔ آنے والا دور اس سے بھی زیادہ تشویش ناک ہوگا۔ ہمیں اپنے محفوظ مستقبل کے لئے اب مضبوط لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا اقتدار کی تبدیلی کے لئے سیکولر پارٹیوں کا تعاون کرنا ہوگا جو ملکی سطح پر بی جے پی کو شکست دے سکیں۔ ملک کے سیکولر ہندوؤں کو خاص طور پر دلت سماج کو ساتھ لیکر جہد وجہد کرنی ہوگی۔ اس کے لئے ہمارے علماء و مشائخ کو میدان میں آنا ہوگا اور بلا تاخیر آنا ہوگا تاخیر ہمیں مزید غیر محفوظ وادیوں میں دھکیل دے گی جہاں ہماری آنے والی نسلوں کا مستقبل تاریک ہوگا۔ ملک میں ہمیں بے دست و پا کرنے کے لئے سازشوں کا جو جال بچھایا جا رہا ہے اس کے تار و پود بکھیرنے کے لئے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ بی جے پی نری ایک سیاسی پارٹی نہیں ہے دوسری سیاسی پارٹیوں کی طرح بلکہ یہ آر ایس ایس کی ایک شاخ ہے جسے آر ایس ایس جیسی مضبوط تنظیم کی پشت پناہی حاصل ہے اور آر ایس ایس نے اپنے یوم تاسیس سے آج تک سو سالوں میں اپنی گرفت اتنی مضبوط کر لی ہے کہ ملک کی ہر ایجنسی ہر ادارے حتیٰ کہ عدالتوں میں بھی ان کے افراد موجود ہیں اور اب تو سپریم کورٹ سے بھی ان کے موافق فیصلے ہو رہے ہیں۔ جو ہمارے لئے انتہائی تشویشناک ہیں بہار و بنگال کے سلسلے میں جو فیصلہ آیا SIR کے بابت اس میں لاکھوں لوگوں کو ووٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا وہ ملک کے ناگرک تو ہیں مگر انہیں ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔ اس وقت ضرورت ہے ایک ایسے مضبوط پلیٹ فارم کی جو نہ صرف مسلمانوں کے مستقبل کی حفاظت کر سکے بلکہ ملک میں بسنے والی ہر قوم ہندو سکھ عیسائی دلت سب کی حفاظت کا بیڑا اٹھالے اقوام کے ساتھ ساتھ ملک کے آئین اس کی سیکولر حیثیت کو بھی شدید خطرہ لاحق ہے اس کی حفاظت کی بھی ذمہ داری ہمیں اپنے کمزور کاندھوں پر لینے کی ضرورت ہے۔ علماء و مشائخ کو چاہیے کہ وہ رسم شبیری ادا کرنے کے لئے اپنی خانقاہوں اور حجروں سے نکلیں۔ ایک مضبوط پلیٹ فارم کی تشکیل دیں۔ دلتوں کے لیڈروں سے ملاقات کریں اور ان کو اپنے ساتھ لیں۔ سکھوں کے لیڈروں اور مذہبی پیشواؤں سے ملاقات کریں۔ سیکولر ہندوؤں کی قیادت کرنے والوں سے ملاقات کریں۔ سیکولر سیاسی پارٹیوں کے قائدین سے خصوصا راہل گاندھی سونیا گاندھی سے ملاقات کریں۔ سب کو یہ باور کرانا ہوگا کہ اب ہمارا اور تمہارا مقصد ایک ہی ہے ملک کی سیکولر حیثیت اور آئین کی حفاظت۔ کانگریس نے ماضی میں مسلمانوں کے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں جس کے نتیجے میں ہم بچھڑ گئے اور ہماری حالت وہ ہوگئی جو سچر کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہوئی۔ مگر اب بی جے پی نے ہمارا جو حال کر دیا ہے اس موقعے پر وہ شعر یاد آ رہا ہے۔

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پر تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں

کانگریس کی قیادت سے ہمارے علماء و مشائخ کو ملاقات کرنی چاہیے اور اقتدار کی تبدیلی کی جو جدوجہد وہ کر رہے ہیں اس میں اپنے تعاون کا یقین دلانا چاہیے اس شرط کے ساتھ کہ ماضی کے گناہوں کا اعادہ کانگریس نہیں کرے گی اور ہمیں وہ حقوق و مقام دے گی جس کے ہم مستحق ہیں۔ اس کے بعد اگر تبدیلی واقع ہوتی ہے تو ہمارا ایک وزن ہوگا وقعت ہوگی اہمیت ہوگی اور ہم ہر بات ان سے منوا سکیں گے۔ کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ جب کانگریس کی حکومت تھی تو ہم ان کے لیڈروں سے ملاقاتیں کرتے تھے اپنے مسائل رکھتے تھے ان سے ہمارے روابط تھے اب تو ایک ایسا خوف چھایا ہوا ہے کہ ہم کسی سیاسی لیڈر سے نہ ملاقات کر سکتے ہیں نہ اپنا درد بیان کر سکتے ہیں کسی مسئلے پر احتجاج کی سکت بھی اب ہم میں نہ رہی جو لوگ پہلے بڑھ چڑھ یہ کام کیا کرتے تھے ان پر بھی اب خوف مسلط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال زار پر رحم فرمائے اور ظالم حکمرانوں سے نجات عطا فرمائے۔

ورقِ تازہ

31 May 2026 اداریہ

زہریلا کاروبار

پونے کے مضافاتی علاقوں، بالخصوص پمپری چنچوڑ، ہڈپسر، کالے پڈل، پھوگے واڑی اور داپوڑی میں محض اڑتالیس گھنٹوں کے اندر زہریلی شراب پینے سے پندرہ افراد کی ہلاکت نے پوری ریاست کو شدید اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ اسپتالوں میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا متعدد افراد کی تشویشناک حالت اس اندیشے کو تقویت دے رہی ہے کہ ہلاکتوں کا یہ سلسلہ ابھی مزید طویل ہو سکتا ہے۔ یہ اموات کسی ناگہانی آفت کا نتیجہ نہیں، بلکہ اس منظم اور سفاکانہ نظام کی دین ہیں جہاں چند روپوں کے منافع کی ہوس میں انسانی جانوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ اس اندوہناک سانحے نے قانون نافذ کرنے والے اداروں، مقامی پولیس اور محکمہ آبکاری کی کارکردگی پر ایک گہرا اور بدنما سوالیہ نشان ثبت کر دیا ہے۔ موت کا یہ کاروبار کسی دور افتادہ جنگل یا خفیہ جگہ پر نہیں، بلکہ گنجان آبادیوں کے بیچوں بیچ پوری دیدہ دلیری کے ساتھ چلایا جا رہا تھا۔ گرفتار ہونے والا مرکزی ملزم یوگیش وانکھیڈے اس علاقے میں دیسی شراب کے کارخانے چلانے کا ایک پرانا اور معروف نام ہے۔ ایک ایسا شخص جس پر ماضی میں بھی ملاوٹی شراب بیچنے کے مقدمات درج ہو چکے ہوں اور گرفتاری عمل میں آ چکی ہو، اس کا دوبارہ اسی خونی کاروبار میں سرگرم ہونا قانون کی کھلی توہین ہے۔ شراب میں میتھنول جیسے جان لیوا کیمیکل کی آمیزش محض کوئی غفلت نہیں، بلکہ یہ کھلے عام کیا جانے والا وہ قتل عام ہے جو مقامی انتظامیہ کی چشم پوشی کے بغیر قطعی ناممکن ہے۔ محکمہ آبکاری اور انٹیلی جنس کا مقامی نیٹ ورک، ج

دہشت گردی کے الزام میں گرفتار مسلم نوجوانوں کی ضمانت لکھنؤ ہائی کورٹ نے منظور کی

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی

لکھنؤ: 30؍مئی:۔اتر پردیش اے ٹی ایس کی جانب سے دہشت گردی کے سنگین الزام کے تحت گرفتار سہارنپور کے اظہر الدین چراغ الدین نامی ملزم کی گذشتہ کل لکھنؤ ہائیکورٹ نے مشروط ضمانت منظور کی۔ملزم کو یو پی اے ٹی ایس نے 29؍دسمبر 2022ء کو القاعدہ نامی ممنوع تنظیم کے رکن ہونے اور ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینے کے الزام کے تحت گرفتار کیا تھا۔ملزم اظہر الدین کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے قانونی امداد فراہم کی ہے۔لکھنؤ ہائی کورٹ میں ملزم کا دفاع ایڈوکیٹ عارف علی اور ایڈوکیٹ فرقان پٹھان نے کیا۔لکھنؤ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس راجیش سنگھ چوہان اور جسٹس ظفیر احمد نے ایڈوکیٹ عارف علی کے دلائل کی سماعت کرتے ہوئے ملزم اظہر الدین کو مشروط ضمانت پر رہا کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔دوران سماعت ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو بتایا کہ ملزم اظہر الدین کو کو ایک دوسرے ملزم کے بیان کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا ہے جس کی ضمانت ہو چکی ہے نیز اس مقدمہ سے ملزم کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ملزم کسی بھی طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کا کبھی حصہ نہیں رہا ہے۔ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو مزید بتایا کہ جس ملزم نے اس کے بیان میں عرض گذار اظہر الدین کا نام لیا ہے اس ملزم کے بیان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے ملزم کا بیان نہایت مشکوک ہے۔ ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو مزید بتایا کہ اظہر الدین کے ساتھ مقدمہ کا سامنا کر رہے دیگر ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت عرضداشتیں لکھنؤ ہائی کورٹ پہلے ہی منظور کر چکی ہے۔لہذا ملزم کو بھی ضمانت پر رہا کیا جائے۔اسی درمیان سرکاری وکیل نے ملزم اظہر الدین کی ضمانت پر رہائی کی عرضداشت ہائی کورٹ سے مسترد کیئے جانے کی گذارش کی اور کہا کہ ملزم دہشت گردی جیسے سنگین معاملے میں ملوث ہے،اس کے خلاف تفتیشی ایجنسی نے پختہ ثبوت وشواہد جمع کیئے ہیں نیز یو اے پی اے قانون کے تحت دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ملزمین کو ضمانت نہیں دی جاسکتی ہے لہذا ملزم کی ضمانت عرضداشت نامنظور کی جائے۔ فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد دو رکنی بینچ نے ملزم اظہر الدین کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔ملزم اظہر الدین کی جانب سے داخل ضمانت عرضداشت پر لکھنؤ ہائی کورٹ میں 58؍مرتبہ سماعت کے لیئے پیش ہوئی جس کے بعد گذشتہ کل عدالت نے اس کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔واضح رہے کہ ملزم اظہر الدین کے ساتھ مقدمہ کا سامنا کر رہے ملزمین پر استغاثہ نے القاعدہ برصغیر نامی دہشت گرد تنظیم کے مبینہ رکن ہونے کے الزام عائد کیئے ہیں۔جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی کوششوں سے 14؍مئی 2024 کو لکھنؤ ہائی کورٹ نے ملزمین 1۔لقمان احمد 2۔محمد حارث 3۔آس محمد 4۔محمد علیم 5۔محمد نوازش انصاری 6۔مدثر 7۔محمد مختار 8۔قاری شہزاد 9۔علی انور کی ضمانتیں منظور کی تھیں۔

بشیر بدر کے انتقال پر ادبی دنیا سوگوار، جدید غزل کا روشن باب تمام

لکھنؤ:۳۰؍مئی (ابوشحمہ انصاری) شہرِ نگاراں کی معروف ثقافتی تنظیم ’’ادب سرائے‘‘ کے سربراہ ڈاکٹر منتظر قائمی نے جدید غزل کے ممتاز شاعر اور میر و کبیر کی شعری روایت کے امین بشیر بدر کے سانحۂ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اردو ادب ایک ایسے درخشاں اور منفرد شاعر سے محروم ہو گیا ہے جس نے اپنی تخلیقی بصیرت سے غزل کو نئی جہت عطا کی۔انہوں نے کہا کہ بشیر بدر ان شاعروں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے کلاسیکی روایت کی پاسداری کرتے ہوئے جدید دور کے احساسات، تجربات اور لفظیات کو بڑی مہارت سے اپنی شاعری میں سمو دیا۔ ان کی غزل میں سادگی بھی ہے، تاثیر بھی اور فکری گہرائی بھی، جو قاری کے دل و دماغ پر دیرپا اثر چھوڑتی ہے۔ڈاکٹر منتظر قائمی کے مطابق بشیر بدر کی شاعری عام آدمی کے جذبات، احساسات اور داخلی کیفیات کی سچی ترجمان ہے۔ان کے اشعار زندگی کے مختلف رنگوں اور انسانی تجربات کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی شاعری ہر طبقے میں یکساں مقبول رہی۔انہوں نے مزید کہا کہ ان کی شاعری کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ دل سے نکلتی ہے اور دل میں اتر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بشیر بدر کے چاہنے والوں میں نوجوانوں سے لے کر بزرگوں تک سبھی شامل ہیں، جو ان کی مقبولیت اور ادبی عظمت کا واضح ثبوت ہے۔

مولائی مرشدی پیر طریقت حضرت پیر چشتی سید محمد ولی اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ کارنامہ حیات وخدماتِ روحانی علمی وادبی

حیدرآباد:30؍مئی (راست) بیکر اسرار بالغرائیب، ناموس شریعت، آبروئے معرفت، فخر حقیقت، تاجدار حکمت، وارث کنز العرفان اعلیٰ حضرت سیدنا محمد افتخار علی شاہ وطنؒ حضرت پیر چشتی سید شاہ ولی اللہ حسینیؒ سجادہ نشین درگاہ چشتی چمن ایک ایسی برگزیدہ روحانی ہمہ اوصاف ہمہ جہت ہمہ رنگ شخصیت تھی جو کسی خاص تعارف کی محتاج نہیں بلکہ تعارف خود ان کا محتاج تھا۔حضرت پیر سید افتخار علی شاہ وطنؒ آپ کے جد اعلیٰ اور لسان العرفان حضرت پیر سید معین اللہ حسینی مدنیؒ آپ کے والد گرامی قدر تھے، ان دونوں پیران عظام و پیرانِ طریق کی اعلیٰ و ارفع روحانی و جسمانی خصوصیات علم وفضل کشف و کرامات طریق رشد و ہدایت طرز تعلیم خانقاہی طرز تدریس گویا حضرت پیر چشتیؒ کی گھٹی میں شامل تھی۔آپ اپنی خانقاہ میں دکھی انسانیت کی خدمت ان کی فلاح بہبود و روحانی مطالعہ میں شب و روز مصروف رہے، خصوصی دعاؤں کے ذریعہ بھی فیضان جاری رہا۔نئی نسل کو خانقاہی نظام سے مربوط کرنے اسلامی آداب سے واقف کروانے کے مقصد سے خانقاہ میں درس فرمایا کرتے تھے۔حق تعالیٰ آپ کی دعاؤں میں اثر اور آپ کے دست مبارک میں شفا بخشی تھی، سینکڑوں پریشان حال اللہ کی مخلوق آپ کے دست سے شفا و فیض پاتے تھے۔ حضرت پیر چشتی کی شام و سحر خدمت خلق کے لیے وقف تھی، آپ کی اخلاص و محبت مہر و مروت شفقت و حکمت مزاج کا خاصہ تھے۔خانقاہی نظام کا اعادہ اصلاح معاشرہ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ آپ کی تعلیمات آپ کے معمولات آپ کے افکار و اذکار کو عام کرنا حضرت پیر چشتی کے حیات کا مقصد تھا، آپ حضرت پیر چشتیؒ شعر و سخن کے بھی شائق تھے، آپ کے کہے شعر آپ نے کبھی قلم بند نہیں کئے یہ کام آپ کے چاہنے والے مریدین و معتقدین کیا کرتے تھے جو ہر ہر بات ہر ہر اشعار کو ذہن نشین کر لیتے تھے۔انہی کے مریدین نے موادات کو اکھٹا کر کے ایک کتاب کی شکل دی اور ان کے یوم پیدائش و یوم وصال پر پڑھ کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا کرتے ہیں، یہ سلسلہ کئی سالوں سے آج تک یوں ہی چلتا آرہا ہے، ان کی ایک حمد کے کچھ سطر پیش نظر کر رہا ہوں: ’’کلمہ کی صداقت ہے میرے سینے میں، تصدیق رسالتؐ ہے میرے سینے میں، اے قبر ادب سے مجھے آغوش میں لے، اللہ کی امانت ہے میرے سینے میں‘‘۔آج اُن کے یوم وصال کے موقع پر وابستگان سلسلہ چشتیہ افتخاریہ سنجریہ کے مریدین و معتقدین اور اہل خانہ حضرت پیر چشتیؒ کے لیے یادِ ماضی کے چند اوراق میرے دادا حضرت کے یادیں تحریر کی بطور خراج عقیدت اور اپنی رہنمائی کے لئے پیش کر رہا ہوں کہ بروز محشر میں اپنے جد امجد مولائی مرشدی کنز العرفان حضرت سید محمد افتخار علی شاہ وطن المدنی قدس سرہ العزیز و دادا حضرت قبلہ پیکر عرفان مرشدی سید ولی اللہ حسینیؒ المعروف ’’حضرت پیر چشتی‘‘ اور میرے والد گرامی افتخار المشائخ والدی مرشدی پیر سید قادری محی الدین حسین سنجریؒ کا سر بلند و اعلیٰ دیکھنا چاہوں گا۔ایک آمدِ خیال گوش گزار کر رہا ہوں ’’میں عکس ہوں اُن کا رگ رگ میں وہ میرے بستے ہیں، چار ہا ہے اُن کا پوتا دیکھ مجھے یہ لوگ کہتے ہیں‘‘۔آخر میں گدی نشین قدیم خانقاہ سنجریہ افتخاریہ مولانا پیرزادہ سید کاشف اللہ حسینی بختیار عربی نے کہا کہ کہنے لوگوں میں پیا کے بارے میں دن، رات، ہفتے، مہینے، سال، صدیاں لگے کم اسوائے چشتی بتانے میں‘۔

کامٹی میں دینی مدارس کے تعلق سے ایک مذاکرہ

(ناگپور، کامٹی:۳۰؍مئی) آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے ایک گراں قدر مضمون ’’دینی مدارس: خوگر حمد سے شکوہ بھی ذرا سن لے!‘‘ تحریر کیا ہے، جس میں انہوں نے دینی مدارس میں پائی جانے والی بے ضابطگیوں کی نشان دہی کی ہے۔اس مضمون پر غور و خوض کرنے نیز اس کے مختلف نکات کو زیر عمل لانے کے لیے ایک مذاکرہ کا انعقاد کامٹی کی خلیل اللہ لائبریری میں مورخہ 17 مئی، رات نو بجے رکھا گیا تھا۔ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے ناظم جلسہ کمال اختر سلام سر نے مولانا موصوف کے مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مدارس اسلامیہ کے قائم کرنے اور انتظام میں حد درجہ بے اعتدالی پائی جاتی ہے، نیز جب تک اُن کے انتظام و انصرام کو ٹھیک نہیں کیا جاتا، امت مسلمہ کو ان سے خاطر خواہ فائدہ نہیں مل سکے گا۔ضمیر رشیدی نے کہا کہ جب ہم دنیا کا کام بے ڈھنگے طریقے سے نہیں کرتے، تو دین کا کام کیوں بے ڈھنگے طریقے سے کرتے ہیں؟ ایڈوکیٹ لئیق حسین سر نے کہا کہ اپنے ذاتی وسائل کو ہر شخص نہایت درست طور پر استعمال کرتا ہے، مگر قوم و ملت کے وسائل کو استعمال کرنے میں ہم لوگ کمال احتیاط نہیں برتتے۔مہمان خصوصی جناب یوسف النبی صاحب (ایزل فاؤنڈیشن، ناگپور) نے کہا کہ بے شمار جعلی مدارس چل رہے ہی اور اُن پر نکیل کسنے کی ضرورت ہے۔ایڈوکیٹ قطب ظفر صاحب نے کہا کہ مدارس کے انتظام و انصرام کے لیے ایک بورڈ کا قیام عمل میں لایا جانا ضروری ہے۔قاری محمود عالم صاحب (قرانک عربک کلاسز، ناگپور) نے کہا کہ دینی مدارس کی غیر ضروری کثرت ملت اسلامیہ کے کاندھوں پر بوجھ ہیں، اور وہ کسب معاش کے ذرائع نہیں ہیں۔اپنے صدارتی خطبہ میں عالی جناب شاکر الکرم فلاحی صاحب نے کہا ’’ارباب مدارس خود اپنا بورڈ تشکیل دیں۔ بورڈ کے ذریعے نئے مدرسوں کو منظوری دی جائے، بورڈ طے کرے گا کہ کسی شہر میں کتنے مدرسے کی حقیقی ضرورت ہے۔نظم و نسق کی نگرانی، مدرسے کے بیت المال کا آڈٹ، سفراء حضرات کے تصدیق نامے وغیرہ بورڈ سے متعلق ہوں گے۔اس کے علاوہ بورڈ کو ہیلپ لائن جاری کرنی ہوگی تاکہ بوقت ضرورت سفراء کی تصدیق کی جاسکے اور جعلی چندہ خوروں سے بچا جاسکے۔ نیز مقامی لوگوں سے مشاورت کے بغیر مدارس قائم نہ کیے جائیں۔مکاتب کی کثرت نقصان دہ نہیں ہے ہر محلے میں ایک مکتب ضرور ہونا چاہیے نیز اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ایک بھی بچہ مکتب سے دور و محروم نہ رہے۔ضرورت پڑے تو محلے کی ضرورت کے پیش نظر ایک سے زیادہ مکاتب ایک ہی محلے میں قائم کیے جاسکتے ہیں۔ مدارس کی کثرت بھی نقصان دہ نہیں ہے بشرطیکہ مقامی طلبہ کے لیے قائم کیے جائیں بیرونی طلبہ سے مدرسے قائم نہ کیے جائیں۔بعض استثنائی صورتیں بھی ہوسکتی ہیں۔ایسی صورت میں اہل محلہ و قریہ اور ذمہ داران مدارس باہمی مشاورت سے اس کو حل کر سکتے ہیں۔مدرسے کا بیت المال کلیتاً ارباب مدارس کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے بلکہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔کمیٹی میں ان مقامی لوگوں کو رکھا جائے جو مالی معاملات کی سوجھ بوجھ کے ساتھ جرأت ایمانی بھی رکھتے ہوں، تجربہ کار ہوں تاکہ بے جا چشم پوشی سے کام نہ لیں۔نیز حقیقی ضروریات کی تکمیل میں رکاوٹ بھی نہ بنیں۔مذکورہ کمیٹی میں حسب ضرورت مدرسے کے بعض ذمہ داروں کو بھی شامل رکھا جائے تاکہ ہم آہنگی اور ربط و ضبط بہتر ہو۔‘‘ صدر محترم کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

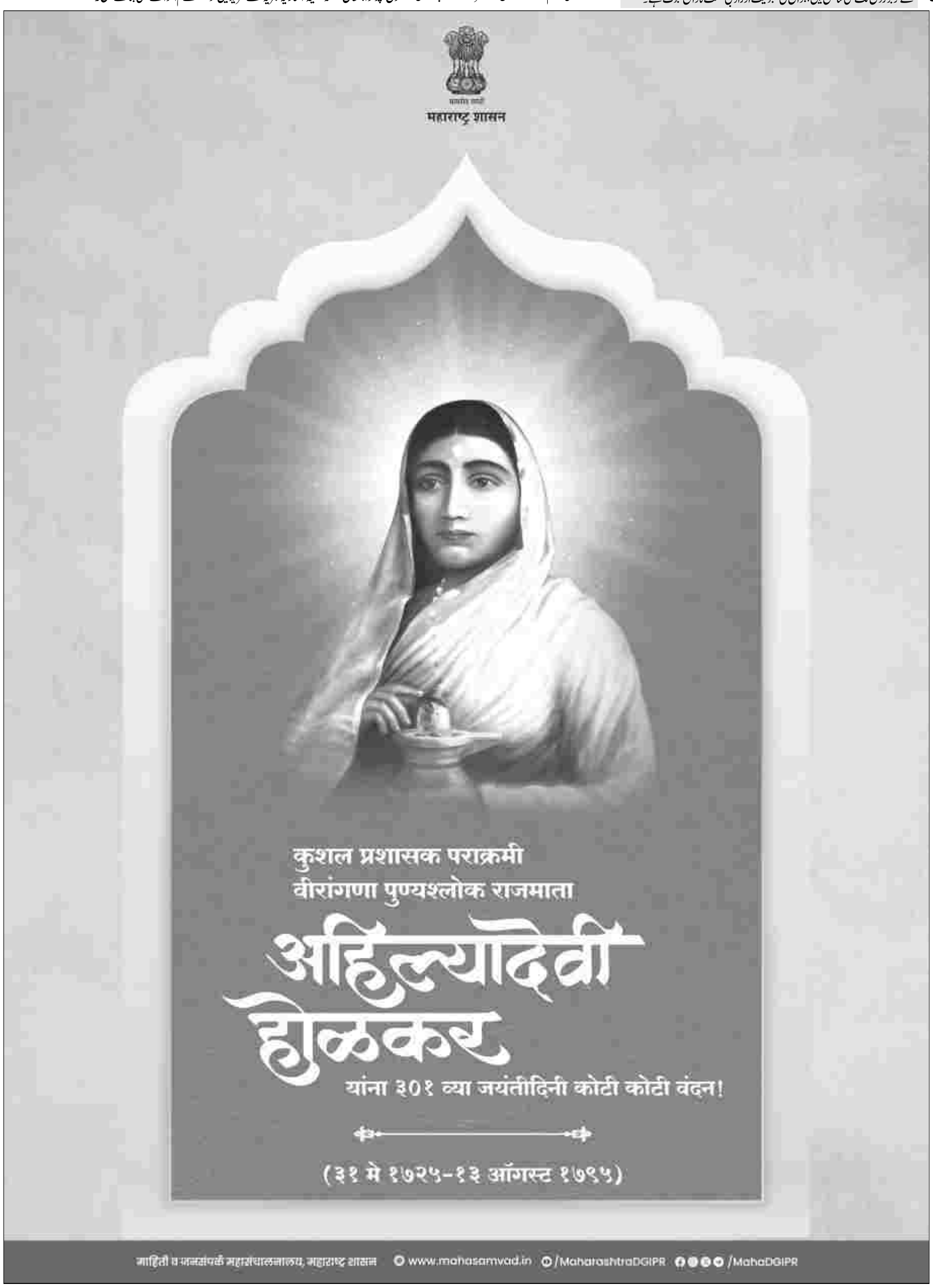

بھیونڈی میں بھنگار کے گودام میں بھیانک آگ، کیمیکل ڈرم اور پلاسٹک کا سامان جل کر خاک

بھیونڈی : ۳۰؍مئی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے ٹیم گھر علاقے میں اسٹیم واٹر سپلائی کے سامنے واقع ایک بھنگار کے گودام میں جمعرات کو اچانک بھیانک آگ لگ گئی۔گودام میں بڑی تعداد میں کیمیکل ڈرم، پلاسٹک کے کین، اسکرب بیٹریاں اور لکڑی کا سامان رکھا ہوا تھا۔آگ تیزی سے پھیلنے کے باعث پورا گودام اور اس میں موجود سامان جل کر خاک ہوگیا۔آگ کے شعلے اور دھوئیں کے بادل دور دور تک دکھائی دینے سے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہوگیا۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی بھیونڈی فائر بریگیڈ کی تین گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں اور کافی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔حادثے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فائر بریگیڈ اہلکاروں نے احتیاطی طور پر آس پاس کے گھروں میں رکھے گیس سلنڈروں کو باہر نکلوایا تاکہ کسی بڑے حادثے سے بچا جاسکے۔ شانتی نگر پولیس اسٹیشن کے اہلکار بھی موقع پر موجود رہے اور علاقے کی سیکیورٹی سنبھالی۔ ابتدائی معلومات کے مطابق اس حادثے میں کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا ہے، تاہم گودام میں رکھا لاکھوں روپے کا سامان جل کر تباہ ہوگیا۔آگ لگنے کی وجوہات تاحال معلوم نہیں ہوسکی ہیں اور متعلقہ محکمہ معاملے کی جانچ میں مصروف ہے۔

زرعی ٹیکنالوجی ڈپلومہ کورس دیہی وشہری طلبہ کے لیے سنہری موقع

آن لائن درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 جون 2026

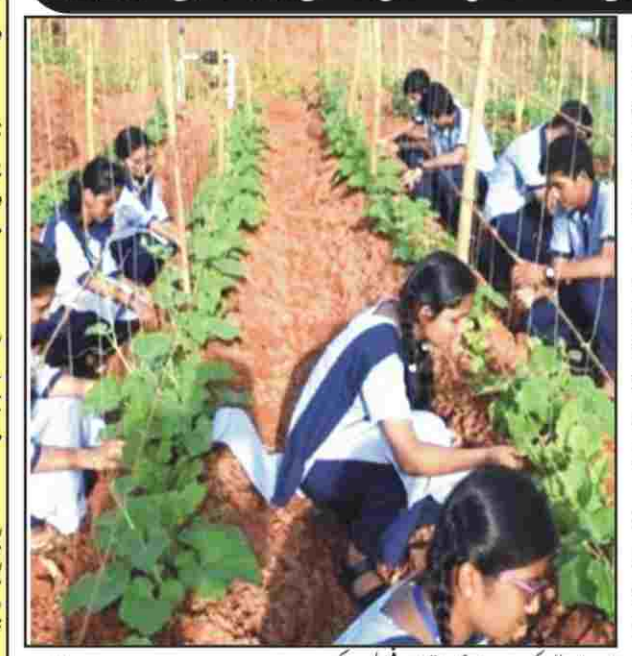

ناندیڑ، 30/مئی: (ورق تازہ نیوز) دیہی اور شہری علاقوں کے طلبہ وطالبات کے لیے زرعی شعبے میں کیریئر بنانے کا بہترین موقع فراہم کرتے ہوئے، وسانترا ؤ نائک مراٹھواڑہ زرعی یونیورسٹی، پربھنی کے تحت زرعی ٹیکنالوجی اسکول ناندیڑ میں تعلیمی سال 2026-27 کے لیے زرعی ٹیکنالوجی ڈپلومہ کورس کے داخلوں کا عمل شروع کردیا گیا ہے۔ اس کورس کے لیے آن لائن درخواستیں 20 مئی 2026 سے قبول کی جارہی ہیں، جبکہ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 جون 2026 مقرر کی گئی ہے۔ خواہش مند طلبہ یونیورسٹی کی داخلہ ویب سائٹ پر آن لائن درخواست جمع کرسکتے ہیں۔

وسنت راؤ نائک مراٹھواڑہ زرعی یونیورسٹی کا قیام 18 مئی 1972 کو پربھنی میں عمل میں آیا تھا۔ یونیورسٹی کے دائرہ کار میں چھترپتی سمبھاجی نگر، پربھنی، ناندیڑ، دھاراشیو (عثمان آباد)، بیڑ، جالنہ، ہنگولی اور لاتور سمیت آٹھ اضلاع شامل ہیں۔ یونیورسٹی تعلیم، تحقیق اور زرعی توسیعی خدمات کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔ زرعی ٹیکنالوجی اسکول ناندیڑ، جو 15 اکتوبر 1963 کو قائم کیا گیا تھا، اپنے معیاری اور عملی تعلیم کے لیے معروف ادارہ مانا جاتا ہے۔ اس کورس کے ذریعے طلبہ کو جدید زرعی انتظام، فصلوں کی پیداوار اور تحفظ، مویشی پروری، ڈیری فارمنگ، پھل وسبزیوں کی کاشت، پولٹری فارمنگ، شہد کی مکھیوں کی پرورش، ریشم کی صنعت، زرعی مصنوعات کی پروسیسنگ، مارکیٹنگ اور دیگر زرعی شعبوں کی عملی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

روزگار اور خود کفالت کے وسیع مواقع

زرعی ٹیکنالوجی ڈپلومہ کا بنیادی مقصد کسانوں اور زرعی مزدوروں کے بچوں کو عملی زرعی تعلیم فراہم کرکے ان میں خود اعتمادی پیدا کرنا ہے، تاکہ وہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنی زراعت کو ترقی دے سکیں۔ اس کورس کے فارغ التحصیل طلبہ زرعی معاون، گرام سیوک، نہری نظام کے انسپکٹر، زرعی استاد، کھاد و بیج فروخت مراکز کے لائسنس یافتہ کاروباری، زرعی مشیر یا دیگر زرعی کاروبار قائم کرکے خود روزگار حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نجی اور سرکاری شعبوں میں بھی ملازمت کے متعدد مواقع دستیاب ہیں۔

ناندیڑ زرعی ٹیکنالوجی اسکول کی نمایاں خصوصیات

ادارے میں اعلیٰ تعلیم یافتہ تدریسی عملہ، جدید سہولیات سے آراستہ کلاس رومز، وسیع وعریض عمارت، کشادہ کھیل کا میدان اور طلبہ کی ہمہ جہت تربیت کے لیے خصوصی ماحول فراہم کیا گیا ہے۔ ناندیڑ شہر کے مرکزی مقام پر واقع ہونے کے باعث طلبہ کو زرعی کالج اور تحقیقی مراکز سے وابستگی کا بھی خصوصی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ادارے کے پرنسپل نے طلبہ اور والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقررہ مدت کے اندر اپنی درخواستیں جمع کرائیں اور زرعی شعبے میں روشن مستقبل کی جانب قدم بڑھائیں۔

ناندیڑ پولیس فورس کے 14 افسران واہلکار ریٹائر

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ پولیس فورس کے ایک سب ڈویژنل پولیس آفیسر، چار پولیس سب انسپکٹر، تین گریڈ پولیس سب انسپکٹر، پانچ پولیس اہلکار اور ایک چہارم درجے کا ملازم، اس طرح کل 14 افسران واہلکار اپنی مقررہ عمر مکمل ہونے پر 30 مئی 2026 کو سبکدوش (ریٹائر) ہوگئے۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ جناب ابھینش کمار، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ بھوکر محترمہ ارچنا پاٹل، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ شہر جناب سورج گرو، اور پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کندھار محترمہ ڈاکٹر اشونی جگتاپ کے ہاتھوں تمام ریٹائرڈ افسران و اہلکاروں کا گل دستہ، شال، ناریل اور یادگاری تحائف پیش کرکے اعزاز وتکریم کی گئی۔ افسران نے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی زندگی کا زیادہ وقت اپنے اہل خانہ کے ساتھ گزاریں، اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں اور خوشحال و پرسکون زندگی بسر کریں۔ یہ تقریب پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس، ناندیڑ کے منتھن ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں پولیس ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کے انسپکٹر جناب جگدیش منڈلوار سمیت پولیس کے متعدد افسران اور اہلکار بڑی تعداد میں موجود تھے۔ تقریب کی نظامت اچیوت مورے (اینٹی ہیومن ٹریفکنگ برانچ) نے انجام دی، جبکہ پولیس ہیڈ کانسٹیبل ہنمنت پوتدار، ماروتی کامبلے، نریندر راٹھوڑ (پی آر او آفس) اور سویتا بھیملواڑ (پولیس ویلفیئر ڈپارٹمنٹ) نے پروگرام کے بہترین انتظامات کیے۔

ریٹائر ہونے والے افسران واہلکار

1. صاحب راؤ لکشمن گٹے پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ 2. بابا ناگوراؤ کبھارے پولیس کنٹرول روم 3. پرلہاد سنبھاجی ہیمتکر جی وی شاخ، ناندیڑ 4. سدام آمروآ ہے ایئرپورٹ سیکورٹی اسکواڈ، ناندیڑ 5. ہنومان کانوجی میشرام پولیس اسٹیشن بارڈ 6. پرمیشور جلبا قدم پولیس اسٹیشن مانڈوی 7. جگدیش ملہار راؤ گلکرنی ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن 8. دیوداس سونباجی بسونتے جی وی شاخ، ناندیڑ 9. رانبا ماروترا ؤ پھڈ پولیس ہیڈکوارٹر، ناندیڑ 10. کیلاش کشورا ؤ جھڈتے پولیس اسٹیشن سونکھیڈ 11. درشن شیشو پال یادو پولیس ہیڈ کانسٹیبل 12. تاناجی مادھوراؤ بیرجدار پولیس اسٹیشن بھوکر 13. آنندا دیوراؤ بینواڑ پولیس ہیڈکوارٹر، ناندیڑ 14. (چہارم درجے کا ملازم) پولیس اسٹیشن دیگلور

ناندیڑ ضلع میں بھتہ خوری، سنگین حملے، غیر قانونی اسلحہ اور جوئے کے خلاف پولیس کی کاروائیاں

ناندیڑ: 30 مئی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں بھتہ خوری، سنگین جسمانی حملے، غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور جوئے کے معاملات میں متعدد مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس مختلف واقعات کی تفتیش میں مصروف ہے۔

پلاٹ ہتھیانے کی دھمکی، بھتہ خوری کا مقدمہ درج

ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں 28 مئی کو قدیم کوٹھا علاقے میں ایک شخص کو مبینہ طور پر پلاٹ پر قبضہ کرنے کی نیت سے موبائل فون پر دھمکیاں دی گئیں۔ شکایت کنندہ اویناش وشوناتھ بھوسی کر (46) کی شکایت پر ستنام سنگھ منی کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

مار پیٹ میں ایک شخص شدید زخمی

رام تیرتھ پولیس اسٹیشن کی حدود میں تعلقہ نائیگاؤں کے موضع ٹاکلی بُدروک میں پرانے تنازعے کے دوران تین افراد نے مبینہ طور پر ایک شخص پر حملہ کرکے اس کے سر اور ہاتھ پر شدید چوٹیں پہنچائیں، جبکہ اس کی اہلیہ کو بھی زدوکوب کیا گیا۔ بالاجی دیوراؤ چونڈے کی شکایت پر تین ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرکے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

اسٹریٹ سیفٹی ڈرائیو کے تحت غیر قانونی اسلحہ برآمد

پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھینش کمار کی ہدایات پر جاری "اسٹریٹ سیفٹی ڈرائیو" کے دوران مختلف پولیس اسٹیشنوں نے غیر قانونی اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف کارروائیاں کیں۔

- بھاگیہ نگر پولیس نے دو الگ الگ کارروائیوں میں چار کم عمر لڑکوں کے قبضے سے دو لوہے کے خنجر برآمد کیے اور بھارتی اسلحہ قانون کے تحت مقدمات درج کیے۔
- ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن کی کارروائی میں ماتا گجری چوک کے قریب تین نوجوانوں کے قبضے سے ایک خنجر ضبط کیا گیا۔
- اسی طرح نندی گرام سوسائٹی میں ایک 21 سالہ نوجوان کے قبضے سے لوہے کی تلوار برآمد کی گئی۔
- اتوارہ پولیس اسٹیشن نے سنگھ سین نگر پاٹی کے قریب ایک نوجوان کو غیر قانونی تلوار کے ساتھ گرفتار کیا۔

تمام مقدمات بھارتی اسلحہ قانون کی دفعہ 4/25 کے تحت درج کیے گئے ہیں اور مزید تفتیش جاری ہے۔

دیگلور میں جوئے کے اڈے پر چھاپہ

دیگلور پولیس نے 29 مئی کی شام نرنگل روڈ پر کھلی جگہ میں چلائے جارہے "ترنٹ" نامی جوئے کے اڈے پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران ایک ملزم سمیت متعدد افراد کو حراست میں لیا گیا جبکہ نقد رقم، دو موٹر سائیکلیں اور جوئے کا سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت ایک لاکھ 33 ہزار 490 روپے ہے۔ اس سلسلے میں مہاراشٹر جواء ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے مزید تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ جرائم، غیر قانونی اسلحہ، جوئے اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں تاکہ امن وامان برقرار رکھا جاسکے۔

ناندیڑ کے ڈپٹی کلکٹر کرن امبیکر کی سالگرہ کے موقع پر انھیں پھولوں کا گلدستہ پیش کرکے مبارکباد دی گئی اس موقع پر سید منیر الدین، کرن امبیکر، عمران خان اور محمد تقی شاداب (مدیر ورق تازہ) دیکھے جاسکتے ہیں

ایل نینو کے پیش نظر محکمہ زراعت کی بیداری مہم شروع

کم بارش کی وجہ سے دوبارہ تخم ریزی کی نوبت آسکتی ہے

گاؤں گاؤں گھوم کر لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے کسانوں کو رہنمائی

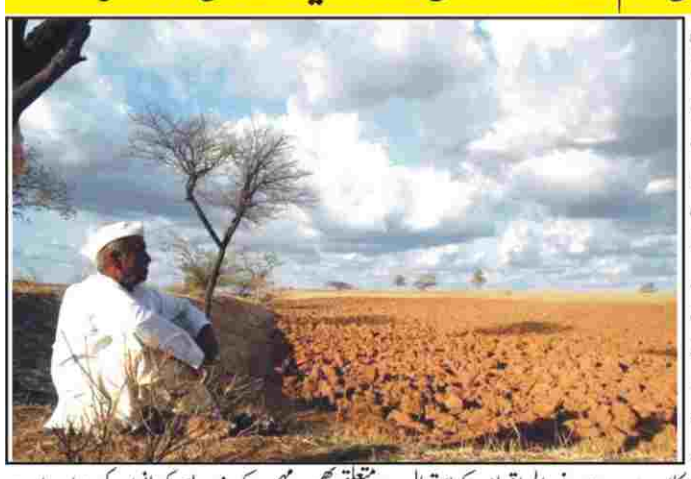

ناندیڑ، 30 مئی: (ورق تازہ نیوز) رواں سال ایل نینو موسمیاتی اثرات کے باعث بارش میں کمی اور وقفے وقفے سے بارش ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں دوبارہ بوائی (دوبارہ تخم ریزی) کا بحران پیدا ہوسکتا ہے۔ اسی پس منظر میں محکمہ زراعت نے کسانوں کے لیے خصوصی عوامی بیداری مہم کا آغاز کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جون میں ایل نینو کا اثر ہلکا، جولائی اور اگست میں درمیانی جبکہ ستمبر میں شدید نوعیت کا رہنے کا امکان ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر محکمہ زراعت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جلد بازی میں بوائی نہ کریں بلکہ کم از کم 80 سے 100 ملی میٹر بارش ہونے کے بعد ہی فصلوں کی بوائی کریں۔ محکمہ زراعت کے معاون زرعی افسران گاؤں کی سطح پر بارش کی مقدار اور زمین میں نمی کا جائزہ لے کر کسانوں کو مناسب وقت پر بوائی کے بارے میں رہنمائی فراہم کریں گے تاکہ دوبارہ بوائی کی نوبت نہ آئے۔ بارش کی غیر یقینی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کسانوں کو ارہر (تور) اور سویا بین کی بین الفصلی کاشت اختیار کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ڈھلوان کے مخالف سمت میں بوائی، چوڑی کیاری اور نالی نظام، بیڈ میکر کے ذریعے کاشت اور کم مدت میں تیار ہونے والی اقسام کے استعمال سے متعلق بھی معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔ محکمہ زراعت نے سویا بین کے لیے ** MAUS-725 ** اور ** JS-9305 ** جبکہ تور کے لیے ** BDN-711 ** اور ** گوداوری ** اقسام کی سفارش کی ہے۔

کسانوں کو نامیاتی کھادوں کے استعمال، بیجوں کی پروسیسنگ، پھندہ فصلوں، پیلے چپکنے والے جال، پرندوں کے بیٹھنے کے اسٹینڈ اور قدرتی کاشتکاری جیسے کم خرچ زرعی طریقوں سے بھی آگاہ کیا جارہا ہے۔ یہ معلومات ناندیڑ ضلع کے تمام دیہات میں صبح وشام گھومنے والے لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے معاون زرعی افسران، اے ٹی ایم اور بی ٹی ایم اہلکاروں کی مدد سے کسانوں تک پہنچائی جارہی ہیں۔ اس مہم کے ذریعے کسانوں کو براہ راست سوالات کرنے اور اپنی مشکلات کے حل حاصل کرنے میں آسانی ہورہی ہے۔

دریں اثنا، کسانوں کے لیے ** Mahavistar 2.0 ** ایپ بھی مفید ثابت ہورہی ہے، جس کے ذریعے موسمی مشورے، کیڑوں اور بیماریوں کے انتظام سے متعلق معلومات اور زرعی ماہرین سے براہ راست رابطے کی سہولت دستیاب ہے۔ ضلع میں اس وقت تقریباً ایک لاکھ 33 ہزار کسان اس ایپ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دتا کمار کلسائیت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ محکمہ زراعت کی ہدایات کے مطابق ہی بوائی کریں اور دوبارہ بوائی سے بچنے کے لیے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

دہلی جمخانہ تنازع کے بعد ممبئی کے اشرافیہ کلبوں میں تشویش

پالیسی جائزے نے نئی بحث چھیڑ دی

ممبئی، 30 مئی: (ایجنسیز) مرکزی حکومت کی جانب سے دہلی کے تاریخی اور ممتاز جمخانہ کلب کی لیز سے متعلق تنازع کے بعد اب ممبئی کے قدیم جمخانوں اور اشرافیہ کلبوں میں بھی بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ سرکاری زمین پر قائم جمخانوں، کلبوں اور کھیل اداروں کے انتظام، لیز شرائط اور پالیسی فریم ورک کے ازسرِ نو جائزے کے لیے حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے شروع کیے گئے عمل نے شہر کے متعدد بااثر سماجی وکھیل اداروں کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق جنوبی ممبئی کے کئی برطانوی دور کے جمخانے اور کلب، جن میں اسلام جمخانہ، ہندو جمخانہ، پارسی جمخانہ، پولیس جمخانہ، کیتھولک جمخانہ، پرنسس وکٹوریہ میری جمخانہ، جین جمخانہ اور گرانٹ میڈیکل کالج ایسوسی ایشن شامل ہیں، اپنی لیز دستاویزات اور قانونی معاہدوں کا ازسرِ نو جائزہ لے رہے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اولڈ کسٹمز ہاؤس میں منعقدہ حالیہ اجلاس سے قبل مختلف جمخانوں کے نمائندوں نے مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے اور مجوزہ پالیسی تبدیلیوں کے ممکنہ اثرات سے نمٹنے کے لیے باہمی مشاورت بھی کی۔ ممبئی کی کلکٹر انچل گوئل نے واضح کیا ہے کہ حکومت کا مقصد کسی ادارے کے خلاف کارروائی کرنا نہیں بلکہ سرکاری زمین پر قائم جمخانوں اور کلبوں سے متعلق موجودہ پالیسی کا جامع جائزہ لینا ہے۔ ان کے مطابق محکمۂ مال کی جانب سے تشکیل دی گئی کمیٹی مختلف اداروں سے تجاویز اور آراء حاصل کرکے حکومت کو سفارشات پیش کرے گی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپا صاحب تھورات کی جانب سے جاری نوٹس میں بتایا گیا ہے کہ کولکن ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں قائم اسٹڈی گروپ سرکاری اراضی پر قائم جمخانوں سے متعلق پالیسی میں ضروری ترامیم اور اصلاحات کا جائزہ لے گا۔ نوٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی ادارے کے نمائندے اجلاس میں شریک نہیں ہوتے تو یہ تصور کیا جائے گا کہ انہیں مجوزہ سفارشات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

تاہم دہلی جمخانہ کلب کے گرد پیدا ہونے والی حالیہ کشیدگی کے فوراً بعد ممبئی میں اس جائزہ عمل کے آغاز نے مختلف حلقوں میں قیاس آرائیوں کو جنم دیا ہے۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ حکومت ملک کے قیمتی سرکاری پلاٹس پر قائم اشرافیہ اداروں کے انتظامی اور مالیاتی ڈھانچے کا ازسرِ نو جائزہ لینا چاہتی ہے، جبکہ دیگر حلقے اسے محض ایک معمول کی پالیسی مشاورت قرار دے رہے ہیں۔ اسی دوران کانگریس کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان ششی تھرور نے ممبئی کے معروف بریک کینڈی میں مبینہ امتیازی اور نوآبادیاتی طرز کے ضوابط پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس بحث کو مزید تقویت دی ہے۔ تھرور نے ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ انہیں کئی دہائی قبل اس کلب سے صرف اس لیے نکال دیا گیا تھا کیونکہ وہ ہندوستانی تھے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر کوئی ادارہ سرکاری زمین پر قائم ہے تو اس میں نسل یا یورپی شناخت کی بنیاد پر کسی قسم کی خصوصی حیثیت یا امتیازی ضابطے کی گنجائش کیسے ہوسکتی ہے۔ ان کے بقول، ''سرکاری زمین پر قائم کسی بھی ادارے میں نسلی امتیاز کی نہ آئینی اور نہ ہی اخلاقی طور پر کوئی گنجائش ہونی چاہیے۔'' تھرور کے بیان کے بعد ملک بھر میں پرانے اشرافیہ کلبوں، جمخانوں اور نوآبادیاتی دور کے اداروں کے کردار پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ بعض سماجی حلقے ان اداروں میں زیادہ شفافیت، جوابدہی اور مساوی نمائندگی کا مطالبہ کر رہے ہیں، جبکہ دیگر کا موقف ہے کہ ان اداروں کی تاریخی، ثقافتی اور کھیلوں سے وابستہ شناخت کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔ دوسری جانب ممبئی کے مختلف جمخانوں کے عہدیداران نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پالیسی سازی کے دوران ان اداروں کی مالی اور عملی مشکلات کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ بیشتر جمخانے صرف کھیلوں کے مراکز نہیں بلکہ شہر کی سماجی، ثقافتی اور تاریخی شناخت کا اہم حصہ ہیں۔ جمخانہ عہدیداران کے مطابق ان کی اہم تشویشات میں لیز کرایہ میں سالانہ چار فیصد اضافہ، لیز رجسٹریشن پر بھاری اسٹامپ ڈیوٹی، شادیوں اور سماجی تقریبات کے انعقاد پر عائد پابندیاں اور بچی ہوئی ایف ایس آئی کے استعمال سے متعلق سخت شرائط شامل ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ ورثہ قرار دی گئی عمارتوں، کھیل کے میدانوں، سوئمنگ پولز اور دیگر سہولیات کی دیکھ بھال پر ہر سال کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں، جنہیں پورا کرنے کے لیے شادیوں، استقبالیوں اور دیگر سماجی تقریبات سے حاصل ہونے والی آمدنی ایک اہم ذریعہ ہے۔ کورونا وبا سے قبل سالانہ تقریباً 43 تقریبات کی اجازت تھی، لیکن اب کئی اداروں کے لیے یہ تعداد محدود ہوکر 21 سے 30 پروگراموں تک رہ گئی ہے۔ کلب نمائندوں کے مطابق 30 سالہ لیز کی رجسٹریشن پر عائد تقریباً چار کروڑ روپے تک کی اسٹامپ ڈیوٹی ایک بڑا مالی بوجھ ہے، جس میں مناسب رعایت دی جانی چاہیے۔ ان کے بقول اگر مالیاتی شرائط مزید سخت کی گئیں تو متعدد تاریخی اداروں کے لیے اپنی موجودہ سہولیات برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ میرین ڈرائیو، میرین لائنز اور جنوبی ممبئی کے دیگر قیمتی ساحلی علاقوں میں قائم جمخانوں کے منتظمین اس بات پر بھی فکرمند ہیں کہ اگر زمین کے استعمال، تجارتی سرگرمیوں اور تعمیراتی حقوق سے متعلق ضوابط مزید محدود کیے گئے تو ان کی آمدنی اور مستقبل کے ترقیاتی منصوبے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ مختلف جمخانوں اور کلبوں کے ذمہ داران فی الحال کسی فوری خطرے سے انکار کررہے ہیں، تاہم دہلی جمخانہ تنازع، ممبئی کے ممتاز کلبوں کے انتظامی ڈھانچے پر اٹھنے والے سوالات اور حکومت کے جاری پالیسی جائزے نے شہر کے اشرافیہ سماجی وکھیل اداروں میں بے چینی اور غیر یقینی کی کیفیت پیدا کردی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں حکومت کی سفارشات اور نئی پالیسی کے خدوخال واضح ہونے کے بعد ہی اس پورے معاملے کی حقیقی سمت سامنے آئے گی۔

کانگریس کے سوشل میڈیا، او بی سی، ایس سی اور

اقلیتی شعبوں کے نومقرر شدہ تعلقہ صدور کی تربیتی ورکشاپ منعقد

ممبئی: ریاست میں کانگریس پارٹی کی تنظیم کو مزید مضبوط، متحرک اور عوامی سطح پر مؤثر بنانے کے مقصد سے جاری "سنگٹھن سرجن ابھیان" کے تحت 7 ہزار نئے عہدیداروں کی تقرری کا عمل جاری ہے۔ اسی سلسلے میں نومقرر شدہ عہدیداروں کی تربیت اور تنظیمی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لیے مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے دادر کے تلک بھون میں 26 مئی سے 30 مئی 2026 تک خصوصی تربیتی ورکشاپوں کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ورکشاپیں او بی سی، درج فہرست ذات (ایس سی)، اقلیتی اور سوشل میڈیا شعبوں کے نومقرر تعلقہ صدور اور عہدیداروں کے لیے منعقد کی گئیں، جن میں ریاست بھر سے بڑی تعداد میں عہدیداروں نے شرکت کی۔ ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی رہنمائی میں منعقدہ ان ورکشاپوں میں تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانے، پارٹی کے دائرۂ کار کو وسعت دینے، عوامی رابطوں کو مؤثر بنانے، سوشل میڈیا کے بہتر استعمال، بوتھ سطح کی منصوبہ بندی اور مختلف سماجی طبقات کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی رہنمائی فراہم کی گئی۔ اس موقع پر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین نے بھی عہدیداروں کو عملی اور نظریاتی تربیت دی۔ ورکشاپ میں مہاراشٹر پردیش کانگریس کے سینئر نائب صدر (تنظیم و انتظامیہ) ایڈوکیٹ گنیش پاٹل، او بی سی شعبہ کے ریاستی صدر یشپال بھنگے، ایس سی شعبہ کے ریاستی صدر رینر دھ ونکر، اقلیتی شعبہ کے صدر وجاہت مرزا، سابق رکن پارلیمنٹ بھال چندر منگیکر، ریاستی کانگریس کے نائب صدر رمیش شیٹی، جنرل سکریٹری گربندر بچر، ابھیجیت سپکال، سوشل میڈیا شعبہ کے ریاستی صدر رشی کیش پاٹل اور ترجمان ہنومنت پوار سمیت متعدد لیڈران اور عہدیداران موجود تھے۔ ریاستی کانگریس کے تربیتی شعبہ کے سربراہ آشوتوش شرکے اور نمیش سانے کی خصوصی کاوشوں سے ان ورکشاپوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ معروف آر جے سنگرام کھوپڑے نے بھی اس موقع پر عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے مؤثر ابلاغ، عوامی رابطے اور جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کے حوالے سے اہم نکات پیش کیے۔ کانگریس لیڈروں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ تربیتی پروگرام ریاست میں پارٹی تنظیم کو مزید فعال بنانے اور مختلف سماجی طبقات تک کانگریس کے پیغام کو مؤثر انداز میں پہنچانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

ڈیجی یاترا نے 38 ہوائی اڈوں پر 10 کروڑ کے استعمال کو عبور کیا

نئی دہلی۔ 30/مئی۔ ایم این این۔ ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے لیے ایک اہم سنگ میل کو نشان زد کرتے ہوئے، ڈیجی یاترا ایپ نے iOS اور Android پر 4.2 کروڑ سے زیادہ ڈاؤن لوڈ کے ساتھ 10 کروڑ سے زیادہ ہموار سفر کو قابل بنایا ہے۔ یہ پلیٹ فارم آج عالمی ہوابازی میں سب سے کامیاب ڈیجیٹل اختراعات میں سے ایک ہے۔ دستی دستاویز کی تصدیق کی جگہ لے کر، پلیٹ فارم نے ہوائی اڈے کے داخلے کے عمل کے اوسط اوقات کو 15 سیکنڈ سے کم کرکے صرف 5 سیکنڈ فی مسافر کردیا ہے۔ اس تیز رفتار تھرو پٹ نے ٹرمینل انفراسٹرکچر کو نمایاں طور پر بہتر کیا ہے، ٹرمینل کی بھیڑ کو کم کیا ہے، اور مینوئل پروسیسنگ اوور ہیڈز کو کم کیا ہے۔ مزید برآں، فزیکل بورڈنگ پاسز کو ختم کرکے، یہ پہل حصہ لینے والے ہوائی اڈوں پر روزانہ ہزاروں کاغذ کی شیٹس کو محفوظ کرکے ماحولیاتی پائیداری کی حمایت کرتا ہے۔ اس سنگ میل پر غور کرتے ہوئے، شہری ہوابازی کے وزیر، جناب رام موہن نائیڈو نے کہا، "میں ڈیجی یاترا ٹیم کو 10 کروڑ کے استعمال کے سنگ میل کے لیے مبارکباد پیش کرتا ہوں، یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ مسافروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد کو بغیر کسی کاغذ کے اور بغیر رابطے کے سفر پر کیا جارہا ہے۔ ڈیجی یاترا کو اپنانے کا پیمانہ روزانہ اوسطاً 2 لاکھ مسافروں کی آمدورفت سے کم ہے۔

ٹی سی گم گئی

میری محمد عبدالرحمن ولد غلام غوث کے نام کی بارہویں جماعت کی اقراء انٹرنیشنل اسکول اینڈ جونیئر کالج ناندیڑ کی ٹی سی بس اسٹینڈ سے دیگلور تا کہ سفر کے دوران کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

محمد عبدالرحمن ولد غلام غوث
برکت کامپلکس ناندیڑ

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی